یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے " سے
عام خریداران سے " صہ
" " ششماہی ۱۲؍
ممالک غیر سے سالانہ ۲ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

مالک اخبار

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زیر سرپرستی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

جلد ۲۳ — اڈیٹر — عطاء اللہ — نمبر ۲۷

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس۔
(۴) جس مراسلت سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

امرتسر - ۲۳ - شوال المکرم ۱۳۴۴ھ مطابق ۷ - مئی ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱)	خدام الحرمین والے جواب دیں	۳ تا ۵
(۲)	تاریخ اہل حدیث	۵ تا ۶
(۳)	تجارت سے عار	۶ تا ۸
(۴)	عجیب و غریب فاضل عربی	۸ تا ۹
(۵)	نظارہ صوم	۹
(۶)	الہامات مرزائیہ کی نوعیت	۹ تا ۱۰
(۷)	فتح حق	۱۱
(۸)	خلافت راشدہ	۱۱ تا ۱۲
(۹)	ملکی مطلع	۱۳ تا ۱۴
(۱۰)	متفرقات	۱۵
(۱۱)	انتخاب الاخبار	۱۶
(۱۲)	اشتہارات	۱۷ تا ۲۰

خط و کتابت
کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔
(منیجر)

خدام الحرمین والے جواب دیں

جب شریف حسین سابق شریف مکہ نے خلافت اسلامیہ سے خروج و بغاوت کر کے دشمنان خلافت سے سازش پیدا کی تھی۔ اُس وقت تمام مسلمان اُسکے اس رویہ سے ایسے ناراض ہوئے کہ لفظ "غلط" اُسکے عہدہ و وصف کا جزو لاینفک قرار دیا۔

واقعی اُس نے خلافت اسلامیہ سے سخت بیوفائی کی تھی۔ مسلمان اُس پر جسقدر بھی زہر اگلتے وہ حق بجانب تھے۔ لیکن جب سے ارض مقدس حجاز میں سلطان ابن سعود (ایدہ اللہ الودود) کا پرچم لہرانے لگا تب سے مسلمانوں کی آواز میں اختلاف ہو گیا۔ حالانکہ شریف اور اُس کا خاندان حکومت ہونے کے وقت ویسے ہی تھے جیسے آگے تھے۔

بعض مسلمانوں نے تو اس انقلاب حجاز کو سیاسی نگاہ سے مستقبل اسلام کیلئے بہت مستحسن جانا اور اختلاف مسلک کو نظرانداز کیا۔ اور بعض نے سیاسی و مذہبی ہر دو جہت سے اسے نہایت مبارک سمجھا۔ کہ مرکز اسلام حجاز مقدس کی حکومت ایک دیندار شخصیت اور جماعت کے ہاتھ آئی جس سے دیگر دنیائے اسلام پر بھی نیک اثر پڑنے کی امید ہے اور بعض دیگر نے سیاسی لحاظ سے تو اسمیں کوئی خرابی نہ پائی لیکن اس خیال سے کہ اُن کو نجدیوں کے عقائد و طریق عمل (جو ٹھیٹھ اسلام کی پابندی میں اُسی روش پر ہیں جو عہد رسالت اور زمانہ صحابہ میں تھی) اپنی اختیار کردہ رسوم و روش کے خلاف نظر آئے۔ تو انہوں نے نجدیوں کو ہر طرح سے بدنام کرنا شروع کیا اور اندرون ملک ہند میں ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔ اگرچہ اس کا اثر نہ تو حجازیوں پر پڑا اور نہ بیرون ہند

اطلاع: ناظرین کرام! آپ کی نظر کو ایک بہترین نذرانہ۔ کارڈ بھیجکر طلب فرمائیے آپ کو بلا صرف ایک ماشہ ہندوستانی ہیرے کا سرمہ ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب

ahmadimuslim.de

کابل وایران اور مصر ومغرب اقصےٰ میں اسکی ہوا پہنچی اور نہ شریف حسین کا اس سے کچھ بنا۔ اور نہ سلطان ابن سعود کا کچھ بگڑا۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ اندرون ہند کے مسلمانوں میں اس شریفی پروپگنڈا نے اختلاف کی آگ میں ہیزم کشی کا پورا کام دیا۔ ہم تو اس ماہر فن نبض شناس کی کاردانی کے دل سے قائل ہیں جس نے مسلمانان ہند کی نبض کی حرکت سے اُن کے دل کی حرارت کی کیفیت ونوعیت پوری طرح سمجھکر انکو اس پروپگنڈے کا شمولنٹ (محرک) نسخہ برقی پیغامات واخبارات وواعظین ومشائخ کے ذریعہ ایسا پلایا کہ بس پہلے ہی گھونٹ سے تمام اعضا میں حرارت اس طرح دوڑ پڑی جیسے کہ بجھتے ہوئے چراغ میں تیل ڈالنے سے چراغ ٹمٹمانے لگتا ہے۔ یا دیوانی کو آواز ہو سے وجد آجاتا ہے۔

(۴) انسانی قیاس کا مدار وہی واقعات ومشاہدات ہیں جو اسکے علم میں آتے رہتے ہیں۔ اور پھر یہی یاد رہے کہ انسانی دماغ اُن واقعات اُن واقعات ومشاہدات میں بھی اسی طرح تصرف کرسکتا ہے جسطرح کہ اُس نے انہیں سمجھا ہوتا ہے۔ حقیقی علم اور عواقب امور کی پوری اور صحیح واقفیت خاصہ خداوندی ہے۔ اس لئے ہم آیت وانا لاندری اشر ارید بمن فی الارض ام اراد بھم ربھم رشدا[1] (جن پ۲۹) کو ملحوظ رکھتے ہوئے اُس صورتِ حال پر جو اسوقت اندرون ہند اور بیرون ہند کے مسلمانوں کی ہے۔ نظر کرکے کہہ سکتے ہیں کہ اندرون ہند کے مسلمانوں کو ابھی خیال ہی پیدا ہوا کہ ہم پستی کی طرف جا رہے ہیں۔ اور ابھی وہ اپنے سنبھلنے کی تجویزیں ہی سوچ رہے تھے کہ ناگاہ اس اختلاف کے زبردست بازوؤں نے ان کو پیچھے سے ایسا دودستی دھکا دیا کہ وہ ذلت وپستی کے آخری فرش پر بلکہ گڑھے میں اوندھے منہہ جا گرے۔ (اعاذنا اللہ منہ)

بیرون ہند کے مسلمانوں کی حالتیں خدا کے فضل سے دن بدن بہتر سے بہتر ہو رہی ہیں۔ فاسد مواد خارج ہو رہے ہیں۔ اور ارد گرد کی ہوا صالح وخوشگوار ہو رہی ہے۔ خدا کی عنایت سے مسلمانوں کی عنان حکومت بلند ہمت۔ عالی خیال۔ زمانہ شناس ہستیوں کے ہاتھ میں ہے[2] جس سے اسلام اور اہل اسلام امان میں ہیں۔ اور اُن کے ایام مسعود ہیں۔ جس سے امید ہے کہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت مرحومہ مقام اصطفا تک ہوکر خدا کے کرم[3] کے سایہ میں رہیگی۔ ودحم اللہ عبدا قال امینا۔

چنانچہ افغانستان۔ ایران۔ حجاز ونجد۔ ترکی۔ اور مغرب اقصےٰ کے حالات پر نظر کریں تو ہمیں ہر طرف سے ٹھنڈی ہوائیں آتی ہیں۔ لیکن بنی آدم ہونے کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی طرح اگر دائیں جانب[4] سے یہ تازہ بشارتیں ہمارے لئے روح پرور ہیں تو بائیں جانب یعنی اندرون ہند کی حالت رونے کے قابل ہو رہی ہے۔ بلکہ میرے خیال ناقص میں تو رونے دھونے کے بعد صبر وسکون کی حالت ہو چکی ہے۔ کیونکہ بیشک ابتدء ہم ہر درد کا احتمال ہوتا ہے دل میں قلق واضطراب رہتا ہے۔ اور سکون یا تو کامیابی سے ہوتا ہے۔ یا اُسوقت جب سب وسائل منقطع اور سب دروازے مسدود ہو جائیں۔ اور عادۃً امید کی کوئی صورت باقی نہ رہے۔ لہذا اندرون ہند میں ہماری حالتِ سکون قسم دوم سے ہے۔ فانا للہ۔

پس میں تو (خاکم بدہن) مایوس ہو چکا ہوں کہ حالات موجودہ کے ہوتے ہوئے **ہندوستان کے مسلمان** کبھی بھی ایک پلیٹ فارم پر آسکیں

اسلئے نہ تو میں ان نام کے احمدیوں سے کہتا ہوں کہ تم اسلام کا نام لیکر کیوں ممالک اسلامیہ کا برا[5] مانگتے ہو اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو کہ ہم اشاعتِ اسلام کرتے ہیں۔ اشاعتِ اسلام کا دعوے اور حکومت اسلام کی بدخواہی؟ اور غیروں سے سازش؟

اور نہ میں رسمی حنفیوں سے (خدا انکو سمجھ دے) کہتا ہوں کہ قبروں کی آڑ میں کیوں عمارت اسلام پر گولہ باری کرتے ہو۔ **بلکہ** میں انقلاب حجاز کو موجودہ صورت میں پسند کرنے والوں سے کہتا ہوں کہ وہ آیت

قل للذین امنوا یغفروا للذین لا یرجون ایام اللہ لیجزی قوما بما کانوا یکسبون (جاثیہ پ۲۵)

کو ملحوظ رکھکر ان سب کو ان کی حالت پر چھوڑ دیں۔ جو کچھ خدا کو منظور تھا اُس نے ان لوگوں کے نہ چاہتے ہوئے کر دکھایا۔ اور آگے بھی جو کچھ اُسے منظور ہوگا کر دکھائیگا نہ تو یہ لوگ شریف حسین کا کچھ بگاڑ سکے تھے اور نہ بنا سکے اور نہ سلطان ابن سعود کا کچھ بگاڑ سکے اور نہ بگاڑ سکینگے یہ بیچارے بے دست وپا کسی کی امداد کیا کرینگے اور کسی کو کیا نقصان پہنچا سکینگے۔ ازپائے لنگ چہ سیر۔ وازدست گرسنہ چہ خیر۔

ہاں **خدام الحرمین** کے عہدہ داروں اور ممبروں اور دیگر ہوا خواہوں کی خدمت میں اتنی گذارش ضروری خیال کرتا ہوں کہ آپ کی انجمن کے نام میں "حرمین" تثنیہ کا صیغہ ہے جو دو پر بولا جاتا ہے۔ آپ حنفی المذہب ہونے کے مدعی ہیں یا کیا؟ اگر آپ حنفی ہیں تو اس تثنیہ سے کون سے دو مقام مراد ہیں۔ کیونکہ فقہ حنفی کے قول پر[6] حضرات ائمہ ثلاثہ یعنی سیدنا حضرت امام ابو حنیفہؒ اور حضرت امام محمدؒ اور حضرت امام ابو یوسفؒ کے نزدیک تو بالاتفاق مدینہ طیبہ مکہ معظمہ کیطرح حرم نہیں ہے۔ چنانچہ حنفی مذہب کے شدید حامی علامہ عینیؒ شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں۔

قال الثوری وعبد اللہ بن المبارک وابو حنیفۃ وابو یوسف ومحمد لیس للمدینۃ حرم کما کان لمکۃ فلا یمنع احد من اخذ صیدھا وقطع شجرھا۔

ہم آپ سے آپ کے مذہب کے دلائل نہیں پوچھ

---

[1] ہم نہیں جانتے کہ (اس سے) اہل زمین کیلئے بُرائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا انکے پروردگار نے انکی بھلائی چاہی ہے ۱۲ منہ

[2] امیر امان اللہ خان۔ سلطان ابن سعود۔ غازی مصطفےٰ کمال اور غازی محمد بن عبد الکریم کی طرف اشارہ ہے (خدا انکی مدد کرے)

[3] ایک حدیث کی طرف اشارہ ہے۔

[4] کابل وترکی وغیرہ کہ یہ تینوں احمدیوں کے سینہ میں تیر کیطرح چبھتے ہیں اور یہ وزرات ان کا برا مانگتے رہتے ہیں۔ ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ ۱۲ منہ

[5] آنحضرت صلعم تو صاف الفاظ میں حرم مدینہ کے درختوں کے کاٹنے سے منع کرتے ہیں۔ لیکن حنفی مذہب میں ویسی ہی صفائی سے منع کرنے سے مخالفت ہے۔ سبحان اللہ! ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

بلکہ صرف یہی دریافت کرتے ہیں کہ حنفی کہلا کر خدام الحرمین نام رکھنے کی کیا وجہ ہے ؟ کیا آپ نے اپنے ائمہ کی تقلید چھوڑ دی ہے - اور غیر مقلد وہابی ہو کر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو بخاری وسلم اور دیگر کتب حدیث میں موجود ہے ۔ رجوع کر لیا ہے ؟ اور وہ یہ ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المدینۃ حرم من کذا الی کذا لا یقطع شجرھا ولا یحدث فیھا حدث من احدث فیھا حدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ۔

"یعنی حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہے فلاں مقام سے فلاں مقام تک ۔ نہ تو اسکا کوئی درخت کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی نئی بات نکالی جائے ۔ جو کوئی اس میں کوئی بدعت نکالے تو اس پر خدا کی اور فرشتوں کی اور تمام جنوں اور انسانوں کی لعنت ہے ؟"

عبد
میر سیالکوٹی

تاریخ اہلحدیث

(یہ سلسلہ عرصہ سے جاری ہے ۔ اب اس میں گفتگو اس امر پر پہنچی ہے کہ سلسلہ کتب حدیث شروع زمانہ صحابہ میں کیوں نہ تھا ۔ پہلے پرچوں میں اس پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے ۔ آج بھی یہی ذکر ہے)

چونکہ ہمارا دین زیادہ تر عمل کے متعلق ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علاوہ تعلیم امت کے خود اپنے لئے بھی اس پر عمل کرتے تھے (جو آجکل کی تصوری تعلیم کی نسبت نفس میں اثر کرنے اور حفظ و اتقان (پختگی) میں بدرجہا ارفع و اعلےٰ ہے) اسلئے ہو نہیں سکتا کہ صحابہ کرام کی مقدس جماعت اُن کوائف و معمولات کو ضائع ہونے دے ۔ پس جس طرح خدائے فیاض نے اپنے فضل و فیاضی سے اُن کی ہمت وسعی میں برکت بخشی تھی کہ اُن کے مبارک قدم فتوح بلدان کے لئے آگے ہی آگے بڑھائے ۔ جیسا کہ کہا گیا ہے ؎

تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا

اور اقوام عالم کو اُن کے آگے دھر دیا ۔ اور شاہانِ عالم کی گردنوں کو اُن کے پاؤں کی چوکی بنا دیا ۔ اسی طرح اشاعت اسلام اور اجرائے شریعت کے مقصد کو پورا کرنے کیلئے اُن کے حافظہ میں پختگی اور اُن کے ضبط میں اتقان پیدا کر دیا ۔ کہ اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کانوں سُنے کلمات طیبات اور آنکھوں دیکھے واقعات وحالات اور آپ کے اعمال صالحات عموماً باوجود زمانہ دراز گذر جانے کے بالکل تازہ اور آنکھوں کے سامنے رہتے تھے اور اُن کے دل میں اپنا ڈر اسقدر بھر دیا کہ اگر کہیں کسی مرادف لفظ یا کمی بیشی کا شبہہ بھی پڑ گیا تو اُس تردد کو روایت میں برابر ظاہر کر دیا ۔ چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث جو خزائن ایران کی فتح کے متعلق اوپر مذکور ہوئی اُس میں من المسلمین او المؤمنین میں لفظ "او" سے سمجھا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمین فرمایا تھا یا مؤمنین ۔ حالانکہ دونوں کے مصداق و مفہوم شرعی میں کچھ بھی فرق نہیں ۔ صرف روایت الفاظ میں احتیاط کے خیال سے ایسا ذکر کر دیا ۔

غرض حالات مذکورہ کے ہوتے ہوئے صحابۂ کرامؓ اُن واقعات کے یاد رکھنے میں کسی کتابی بیاض و تحریری نسخہ کے محتاج نہ تھے ۔ نہ تو اپنے علم کے لئے اور نہ دوسروں کو بتانے کیلئے ۔ جب کبھی ان کے سامنے ان واقعات کے متعلق کوئی ذکر آیا تو جھٹ اُن کی نظروں میں عہد رسالت کا نقشہ مع اُس واقعہ کی خصوصیات و کیفیات کے پھر گیا ۔ گویا کہ وہ اُسے اب بھی عیاناً دیکھ رہے ہیں ۔

چنانچہ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ جب عمرو بن سعید[1] مکہ معظمہ پر چڑھائی کی تیاری کر رہا تھا تو حضرت ابو شریح[2] صحابیؓ نے اُسے اس کام سے روکنے کیلئے ان الفاظ سے خطاب کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سُنائی ۔

ائذن لی ایھا الامیر احدثک قولا قام بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغد من یوم الفتح سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی وابصرتہ عینای حین تکلم ۔ (بخاری کتاب العلم باب لیبلغ الشاہد الغائب)

"(یعنی) امیر صاحب ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو وہ حدیث سُناؤں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ سے دوسرے روز فرمائی تھی جسے میرے دونوں کانوں نے سُنا ۔ اور میرے دل نے اُسے پوری طرح یاد کر لیا اور جب آپ فرما رہے تھے تو میری دونوں آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں ؟"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تقریر کا تفصیلی نقشہ صحابی کی نظر میں زمانہ روایت تک برابر پھر رہا ہے ۔ اور وہ اُن کے خزانۂ حافظہ میں کامل طور پر مخزون و محفوظ ہے ۔ اور اُن کو اُس کی نسبت پورا وثوق و یقین ہے ۔ کیونکہ دل کان اور آنکھ کا ذکر صرف سماع و حفظ و فہم کی تاکید کیلئے ہے ۔ ہم ان تاکیدی زوردار الفاظ کو ذرہ کھولکر بیان کرنا چاہتے ہیں ۔

(۱) قولہ ۔ قام بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بیان کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ نے جو آنحضرت صلعم کی پھوپی کا پوتا اور حضرت صدیق اکبرؓ کا نواسہ تھا یزید کی بیعت نہ کی تھی اور مکہ معظمہ میں پناہ گزین تھے ۔ عمرو بن سعید نے جو یزید کی طرف سے حاکم مدینہ تھا عبد اللہ بن زبیر کے مقابلہ کیلئے مکہ شریف کیطرف لشکر کشی کا سامان تیار کیا ۔ حضرت ابو شریح صحابیؓ نے عمرو بن سعید کو اس سے منع کیا کہ آنحضرت صلعم نے حرم مکہ میں لڑائی کرنی فتح مکہ کے دوسرے روز بالتصریح حرام فرمائی تھی ۱۲ منہ

(۲) حضرت ابو شریح خزاعی فتح مکہ سے پیشتر اسلام لائے غزوۂ فتح مکہ میں اپنے قبیلہ خزاعہ کا جھنڈا لئے دس ہزار قدوسیوں میں شامل تھے ۔ مدینہ طیبہ میں سنہ ۶۸ھ میں فوت ہوئے (اصابہ جلد ہفتم مطبوعہ کلکتہ صفحہ ۱۹۵) ۱۲ منہ

اہلحدیث ۔ تقلید شخصی کے متعلق عجیب و غریب تحقیق

کھڑے تھے) اس سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔
اوّل سامع کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالتِ تقریر (قیام) کو محفوظ رکھنا۔ دوم۔ اس بات کا اظہار کہ مضمون بیان کردہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں خاص اہمیت رکھتا تھا کہ اسکو کھڑے ہو کر بیان فرمایا۔

(۲) **قولہ**۔ الغد من یوم الفتح (فتح مکہ کے دوسرے روز) اس میں یہ جتایا ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تاریخ و زمانہ بھی محفوظ ہے۔

(۳) **قولہ**۔ سمعتہ اذنای (آپ کے اس ارشاد کو میرے دونوں کانوں نے سُنا) اس میں بذاتِ خود بلا واسطہ سننے کی تصریح ہے جس میں اس وہم کا ازالہ ہے کہ شاید کسی دوسرے سے سنکر کہا ہو۔ نیز دونوں کانوں سے سننے کے ذکر میں تحقق و ثبوت سماع میں تاکید و مبالغہ حسن ہے۔ اور کمال توجہ کا اشارہ بھی ہے۔

(۴) **قولہ**۔ وعاہ قلبی (آپ کے ارشاد کو اس طرح دل میں بحفاظت تمام بٹھا لیا جسطرح مظروف کو ظرف اپنے اندر لے لیتا ہے) اس میں حفظ فہم کلام اور اُس پر پورے طور سے حاوی ہونے کو بوجہ ابلغ بیان کیا ہے۔

(۵) **قولہ**۔ ابصرتہ عینای (کلام کرتے وقت میری دونوں آنکھیں آپ کے دیدار سے مسرور تھیں) اس سے یہ ظاہر کیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا تو میں بالمشافہ آپ کے دیدار پر انوار سے بہرہ اندوز ہو رہا تھا۔ ایسا نہیں کہ کسی اوٹ اور حجاب کے پرے بیٹھا ہوا صرف آواز ہی سُن رہا تھا۔ کیونکہ متکلم کو اپنی آنکھ سے دیکھنا کلام کو سمجھنے اور محفوظ رکھنے میں بہت مدد دیتا ہے۔ اور دونوں آنکھوں سے دیکھنے کا ذکر کرنے میں ثبوت رویت میں مبالغہ اور تحقق یقینی کا فائدہ ہے۔ نیز اس میں سننے والے کا کمال اشتیاق بھی پایا جاتا ہے۔ اور ایسے شوق و ذوق کی حالت میں سُنی ہوئی بات بھولا نہیں کرتی۔ پس جب دل، کان اور آنکھ ہر سہ ذرائع علم کا ذکر کیا اور کمال اشتیاق و توجہ کو ثابت کیا تو گویا جمیع وجوہ فہم و حفظ کا کامل دعوےٰ کیا۔ بلاغت کلام کو جاننے والے اصحاب سمجھ سکتے ہیں کہ یادداشت کی پختگی کو اس سے زیادہ کن الفاظ میں بیان کر سکتے ہیں۔

عمرو بن سعید سے حضرت ابو شریح صحابیؓ کی گفتگو مشہور جفاکار یزید (علیہ ما یستحقہ) کے عہد کی ہے۔ کیونکہ یہ عمرو بن سعید یزید کی طرف سے مدینہ طیبہ پر متعین تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ صحابی کی نظر میں یہ حدیث نبوی نصف صدی سے بھی زیادہ عرصہ تک ایسی ہی تازہ ہے جیسی کہ کل کی بات۔ فافہم ولا تکن من القاصرین۔

پس ایسی قوم کو اپنی یادداشت کیلئے کسی تحریری بیاض کی یا کسی کتابی نسخہ کی ضرورت نہ تھی۔

(**۲**) صحابہؓ کو جو الفت و محبت، عقیدت و ارادت، شوق و شغف، عشق و دلبستگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے تھی وہ بھی ان کو آپ کے اقوال و افعال کے محفوظ رکھنے میں قوی مدد دیتی تھی کیونکہ محب اپنے محبوب کی اداؤں اور باتوں کو ضائع نہیں جانے دیتا۔ خاصکر جبکہ وہ محبوب نہایت درجہ کا حکیم و فہیم اور محب کی نظر میں عظیم القدر و کبیر الشان ہو کہ اسکی ہر حرکت و ہر سکون اور ہر قول و ہر خاموشی کسی خاص مصلحت پر مبنی ہو۔ اس کی مثال تو یوں سمجھنی چاہئے کہ جسطرح بارش کی بوندیں پیاسی زمین میں جذب ہو جاتی ہیں اسی طرح محبوب کی ادائیں اور باتیں محب کے لوح خاطر پر نقش ہو جاتی ہیں گویا محب کا دل محبوب کے اقوال و افعال کیلئے ایک عکسی آئینہ ہے جسمیں ان کی صورت منطبع ہو جاتی ہے اور محب کا سینہ محبوب کے اقوال کیلئے فوٹوگراف کی پلیٹ ہے جسمیں وہ سب جذب ہو جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ کی الفت و محبت محتاج بیان نہیں۔ محبت ہی تو تھی جس نے اُن کی نظر میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کی تعظیم اور آپ کے احکام و ارشادات کی تعمیل اور آپ کی سیرت و سنت کی اتباع کے سامنے ان کے مال و جان۔ عزت و آبرو۔ وطن و مکان۔ زن و فرزند سب کچھ ہیچ و بے حقیقت کر دیئے تھے۔ وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کو اپنی مرضی و خواہش پر مقدم رکھتے تھے۔ اور آپ کی غلامی کو دوجہان کی سرداری سمجھتے تھے۔ اسی محبت و عقیدت کا اثر تھا جس نے عروہ بن مسعود ثقفی ایسے جہاندیدہ و تجربہ کار کو مقام حدیبیہ پر حیران کر دیا تھا۔ جبکہ وہ کفار قریش کیطرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سفیر ہو کر آیا تھا۔ اُس نے آپ کے ان جاں نثاروں کی فداکاری اور جان نثاری دیکھی تو واپس جا کر قوم کو ان الفاظ میں خطاب کر کے **اسلامیوں کی سیاسی قوت** کا اندازہ جتلایا۔

فرجع عروۃ الی اصحابہ فقال ای قوم واللہ لقد وفدت علی الملوک ووفدت علی قیصر وکسری والنجاشی واللہ ان رأیت ملکا قط یعظمہ اصحابہ ما یعظم اصحاب محمد محمدا واللہ ما تنخم نخامۃ الا وقعت فی کف رجل منہم فدلک بہا وجہہ وجلدہ واذا امرہم ابتدروا امرہ واذا توضأ کادوا یقتتلون علی وضوئہ واذا تکلم خفضوا اصواتہم عندہ وما یحدون النظر الیہ تعظیما لہ وانہ قد عرض علیکم خطۃ رشد فاقبلوہا۔
(صحیح بخاری کتاب الشروط جلد ثانی مطبوعہ مصر صفحہ ۷۹)

"(یعنی) پس عروہ اپنے لوگوں کی طرف لوٹا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم! خدا کی قسم! میں (کئی ایک) بادشاہوں کے پاس گیا ہوں اور قیصر (روم) اور کسریٰ (ایران) اور نجاشی (شاہ حبشہ) کے پاس بھی گیا ہوں۔ خدا کی قسم! کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اُس کے اصحاب اُس کی اتنی عزت کرتے ہوں۔ جتنی عزت محمد (صلعم) کی محمد (صلعم) کے اصحاب کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! جب اُس نے ناک صاف کی تو پانی کسی آدمی ہی کی ہتھیلی میں پڑا۔ جسے اُسنے اپنے چہرہ اور بدن پر مل لیا۔ اور جب آپ نے کوئی حکم کیا تو اسکی تعمیل میں اُنہوں نے جلدی کی۔ اور جب آپ نے وضو کیا تو قریب تھا کہ وضو کا گرا ہوا پانی لینے کیلئے آپس میں لڑ پڑیں

ahmadimuslim.de

اور جب آپ نے بات کی تو آپ کے سامنے سب نے آوازیں پست کر دیں۔ اور آپ کی طرف آپ کی تعظیم کے خیال سے تیز نظر کر کے دیکھتے نہیں اور آپ نے تمہارے سامنے بھلائی کا ایک نرم رستہ پیش کر دیا ہے۔ بس تم اُسے قبول کر لو۔"

ایسی عقیدت و محبت والی قوم سے متصور نہیں ہو سکتا کہ وہ اصل چیز کو جس کی وجہ سے اُن میں اس ارادت و الفت کی روح پھونکی گئی۔ اور اُس میں اُن کی دنیوی بہبودی اور اُخروی نجات بھی ہو ضائع جانے دیں۔ یعنی احکام شریعت۔ خواہ وہ احکام آپ کے ارشادات قولیہ سے حاصل ہوں۔ خواہ اشارات فعلیہ سے۔ وہ آپ کے ہر فعل کو نہایت محبت سے دیکھتے اور آپ کے ہر قول کو نہایت عقیدتمندی سے سنتے تھے۔ اُن کے نزدیک (بلکہ واقعہ میں بھی) آپ کی حرکات و سکنات، نشست و برخاست، سکوت و تکلم، ضحک و بکاء، خواب و بیداری، کی حالتیں با معنی و حکمت پر مبنی ہونے کی وجہ سے سب سبق آموز اور قابل اقتدا تھیں۔ لہذا وہ آپ کے اقوال و افعال کو خاص دلچسپی و انس سے سنتے اور دیکھتے۔ اور پھر در شاہوار کی طرح نہایت قدر سے محفوظ رکھتے تھے

اللھم صلی علی سیدنا و مولانا محمد و علے اله و ازواجه و اصحابه و بارك و سلم۔

(باقی باقی)

تجارت سے عار

منشی محمد داؤد خان صاحب کے بہت سے مضامین بہت دیر کے دفتر میں آئے ہوئے ہیں۔ لیکن بوجہ کثرت مضامین انکے اشاعت کی نوبت نہ آسکی۔ حضرت مولانا المکرم نے اخبار کے مضامین کا انتظام مجھ کم فرصت کو سپرد کیا تو منشی صاحب موصوف کے طویل العبارت مضامین بھی سپرد کئے۔

مجھے افسوس ہوا کہ منشی صاحب دیر کے منتظر ہیں۔ سو یہ انتظام کیا ہے کہ ان کے مضامین کو حتے الوسع مختصر کر کے نوبت بنوبت شائع کرودں۔ منشی صاحب اور دیگر احباب اس امر کا لحاظ رکھیں کہ اُن کے مضامین دو سے زیادہ دفتر میں جمع نہ رہیں۔ تاکہ نہ آپ کو زیادہ انتظار رہے اور نہ مجھ پر بار گذرے۔

نیز یہ کہ ورق کی ایک جانب لکھا کریں۔ اور عبارت مختصر ہوا کرے۔

(خاکسار میر سیالکوٹی)

مسلمانو! تم بادشاہ ہوئے تو تم نے تجارت کو ذلیل سمجھا۔ تم نے تجارت کو اپنی شان کے خلاف خیال کیا۔ مگر آج خود تمہاری کیا حالت ہے۔ بادشاہی تم سے گئی اور تجارت بھی تمہارے بس کی نہ رہی آج تم دنیا سے زیادہ ذلیل ہو۔ اور وہی تجارت جس کو تم ذلیل سمجھتے تھے آج دنیا پر اپنی سطوت کا پھریرا اُڑا رہی ہے۔ اسی تجارت کا سکہ آج جگہ جگہ چل رہا ہے اور اُسی تجارت کے طفیل میں لوگوں کی عزتیں اور شانیں قائم ہیں۔ تم اپنے اسلاف کو دیکھو تمہارے ہادی اور پیشوا حضور نبی کریم نے تجارت کیلئے شام کا سفر کیا۔ آپ کے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ تاجر تھے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے تمام عمر تجارت کی[1]۔ اور اسلامی تاریخ سے معلوم ہوگا کہ بیشمار علماء و صلحاء امت تاجر تھے۔ اگر تجارت کوئی ذلیل پیشہ ہوتا۔ اگر تجارت میں کسر شان ہوتی تو یہ لوگ کیوں تجارت کرتے۔ حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جن کی شان میں سعدی شیرازی جیسا بزرگ

"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

کہکر خاموش ہوگیا۔ اور اس مقدس ذات نے بھی تجارت کو ذلیل نہ سمجھا۔ لیکن جب تم نے بادشاہی اور دولت کے غرور میں تجارت سے بے اعتنائی کی اور اس سے غافل رہے۔ اور دانستہ اسکو ذلیل سمجھکر چھوڑ دیا تو آج دیکھو اس کا کیا نتیجہ ہوا۔ تم اب غلام ہی نہیں ہو بلکہ غلاموں کے غلام ہو۔ ہندوستانی غلام ہیں اور تم اُن کے غلام ہو۔ جن کے قبضہ میں تجارت صنعت اور حرفت ہے۔ اب بتاؤ کہ تم غلام ہو یا نہیں؟ اس لئے اب آنکھیں کھولو غفلت کا وقت گذر گیا۔ غلامی کی حد ہو چکی۔ ذلت اور رسوائی کی انتہا ہو چکی۔ مفلسی نے یہ حال کر دیا۔ اب بھی آنکھیں کھولو۔ اپنے دل سے یہ خیال نکال ڈالو کہ "تجارت ذلیل پیشہ ہے"۔ مٹھائی کا خوانچہ سر پر رکھکر بازار میں بیچنے کو عار نہ سمجھو۔ آجکل اسی خوانچہ میں نصرت و کامیابی کا سامان ہے۔

[1] امام بخاریؒ بھی تاجر تھے۔ (میر سیالکوٹی)

علمائے کرام اپنی تقریروں اور وعظ کی مجلسوں میں زکوٰۃ، حج، توکل کے مسائل پر فصاحت و بلاغت کا پورا زور صرف کرنے کی بجائے تجارت کی فضیلت اور اس کے شرعی احکام بیان کریں۔

مصیبت یہ ہے کہ ہمارے علماء کی نگاہ کبھی ضروریات قومی پر نہیں رہتی۔ ماشاء اللہ وہ تعلیم دیتے ہیں توکل کی۔ وہ مسائل بتاتے زکوٰۃ کے۔ مگر ان کو معلوم نہیں کہ وہ تو خود زکوٰۃ لینے کے قابل ہیں زکوٰۃ کے مسائل اُنہیں کیا فائدہ دینگے پہلے وہ زکوٰۃ دینے کے قابل تو ہو جائیں۔ بے زری کے سبب سے دین تک خطرے میں پڑگیا ہے۔ لیکن علماء کرام توجہ نہیں کرتے۔ افسوس صد افسوس۔ اب اُن کو توجہ کرنی چاہئے۔ رسالوں اور ٹریکٹوں کے ذریعہ مسلمانوں میں تجارت کے فوائد اور اُس کے متعلق ضروری معلومات و ہدایات شائع کی جائیں۔ جن سے مسلمانوں کو تجارت کے ڈھنگ معلوم ہو جائیں جیسا کہ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کوششیں فرما رہے ہیں۔

کسب معاش تجارت مسلمانوں کا مقدس پیشہ ہے۔ یہ بات مسلم ہے کہ سارے مسلمانوں میں افضل صحابہ کرام اور صحابہ میں مہاجرین کو فضیلت ہے۔ اور مہاجرین میں قریش کا مرتبہ بڑھا ہوا تھا۔ قریش کا خاص پیشہ تجارت تھا جس کا ذکر کلام پاک میں جا بجا موجود ہے۔ علماء سلف میں جن بزرگوں نے معاش قوت بازو سے حاصل کی اُن کا رجحان خاطر اکثر تجارت کی طرف رہا ہے۔ چنانچہ ذیل میں ایک جدول کے ذریعہ سے اُن علماء کی نام نامی مع اُن کے حال کے جس کی وہ تجارت فرماتے تھے عرض کرتا ہوں۔ اس سے معلوم ہوگا کہ کیسے کیسے بڑے علماء امت نے تجارت کے وسیلہ سے کسب معاش فرمایا تھا۔

اسماء علماء	مالِ تجارت	کیفیت
حضرت سالم بن عبداللہ	.	بازار میں لین دین کرتے تھے (تذکرہ ص۳۷)
امام یونس بن عبید	ریشمی پارچہ	(تذکرہ ص۱۳۰)
داؤد ابن ابی منذر	"	(تذکرہ ص۱۳۱)
امام ابوحنیفہؒ	"	امام ممدوح کی صدر دکان کوفہ میں تھی اور انکے ایجنٹ (گماشتے) جابجا ملک میں پھیلے ہوئے تھے جہاں سے مال خرید کر صدر کو بھیجتے تھے (تذکرہ ص۱۵۸)
حضرت عبداللہ بن مبارک	.	امام ذہبیؒ ان کا ذکر یوں شروع کرتے ہیں۔ الامام التاجر الصالح۔ دوسرے موقع پر فرماتے ہیں۔ الی علم حافظ و تاجر (تذکرہ ص۲۵۰)
حافظ الحدیث منذر العبریؒ	چادر اور سوتی کپڑا	(تذکرہ ص۲۷۵)
حافظ الحدیث فضل الکوفیؒ	"	(تذکرہ ص۳۴۱)
حسن ربیع کوفی اُستادِ امام بخاری۔	بورے	اسی تجارت کی وجہ سے ان کا لقب بورانی ہے۔ (تذکرہ ص۴۲)
عبد الرزاق اجمیری	"	امام ذہبی فرماتے ہیں۔ (حمل تجارة الی الشام۔ (تذکرہ ص۳۳۷)
امام ابوالحسن نیشاپوری	.	(تذکرہ ص۱۱)
ہشام دستوائی	پارچہ	دستوا اہواز عراق عرب کا ایک پرگنہ تھا وہاں سے کپڑا لاکر فروخت فرماتے تھے اسی لئے دستوائی لقب پڑگیا۔ (تذکرہ ص۱۴۷)
امام ابن جوزیؒ	تانبا	آپ کے گھرانے میں تانبے کی تجارت ہوتی تھی۔ آپ کبھی کبھی اپنے نام کے آگے صفار (ٹھٹھیرا) لکھ دیتے تھے۔ (تذکرہ ص۲۱۷)
حافظ الحدیث ابن رومیہؒ	ادویہ	تجارت کے سبب سے اُن کا لقب عشاب ہوگیا تھا۔ (تذکرہ ص۲۱۷)
ابو یعقوب بغوی	چوبی لٹھا	(ابن خلکان ص۱۰۹)
محمد بن سلیمان	گھوڑے	(تذکرہ ص۱۰۸)

		اور اُن کی نگرانی کے متعلق اُن کو تنخواہ ملتی تھی۔ (عیون)۔ صحیحین اور ابوداؤد سات سات بار اور سنن ابن ماجہ فن مداجرت پر لکھیں۔ (تذکرہ ص۳۰۴)
امام ابوالولید باجی	کتابت	(تذکرہ ص۳۴۷)
ابوسعید نحوی	کتابت	دس ورق روزانہ لکھتے۔ یہ کام کرکے عدالت قضاء میں اجلاس کرتے۔ ان ہی اوراق کی اُجرت پر بسر اوقات کرتے۔ (نزہت ص۳۸)
ابن الہیثم طبیب نامور	کتابت	تین کتابیں سال بھر میں لکھتے مجسطی متوسطات اور اقلیدس۔ اسکی قیمت ڈیڑھ سو اشرفی لیتے۔ اور اُنہی پر بسر کرتے۔ (عیون ص۹۱)
عبدالعزیز بن احمد	مٹھائی بنانا۔ بیچنا۔ اُون بیچنا یا کمبل بناکر بیچنا مسی ظروف اور برنجی ظروف اپنے خواہ دوسرے کے بنائے ہوئے بیچنا	شیخ احمد حلوائی۔ ان کے پسر عبدالعزیز بن احمد رحمہما اللہ تعالٰے۔ شیخ اسحٰق بن شعیب انکے پسر شیخ احمد بن اسحٰق۔ ان کے پسر شیخ اسمٰعیل بن احمد اُن کے پسر شیخ ابراہیم بن اسمٰعیل ان کے شیخ الاسلام امام حماد بن ابراہیم۔ امام ابوالقاسم احمد بن عصیم قاضی ابو یونس بن مغیث امام ابن جوزی شیخ ابوجعفر برازی مصری شیخ ایوب بن ابی بکر شیخ الاسلام ابوبکر محمد بن علی رازی رحمۃ اللہ علیہم۔

حرفت

جن علماء سلف نے اپنی معاش حرفت کے ذریعہ سے حاصل کی اور انکے نام مجھ کو معلوم ہوسکے۔ اُن کے نام اور کام نیچے درج کرتا ہوں۔

اسماء علماء	حرفت	کیفیت
ابوالفضل مہندس		اس فن میں وہ بڑے ماہر تھے اور کثرت سے کام انکے پاس آتا۔ بیمارستان کبیر شاہی شفاخانہ کے اکثر دروازے انکے ہاتھ کے بنے تھے۔ جامع مسجد دمشق کی گھڑیاں (ساعات) انہوں نے درست کی تھیں

خوابِ غفلت سے اُٹھو وقت ہے بیداری کا
اب وہ دشمن ہیں جنہیں دعوٰے تھا غمخواری کا

(منشی محمد داؤد خان۔ ازمقام سرائے ترین محلہ نواب خیل۔ سنبھل ضلع مرادآباد)

عجیب و غریب فاضل عربی

عربی لٹریچر میں نیا اضافہ

حامد ۔ السلام علیکم۔

محمود ۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حامد ۔ آپ کے ہاتھ میں یہ کونسا پرچہ ہے؟ کیا میں بھی سکتا ہوں؟

محمود ۔ آریہ مسافر آگرہ کا شہید نمبر ہے جو ۶۔ مارچ ۲۹ء کو شائع ہوا ہے۔

حامد ۔ یہ پرچہ کس کے زیر ادارت نکلتا ہے؟

محمود ۔ پنڈت کالیچرن شرما جی کو سماجی حضرات نے فاضل عربی کا لقب عطا کیا ہے۔ جو اس اخبار کے اڈیٹر ہیں۔

اسی نمبر کے شروع میں پنڈت جی نے یجروید کے چند جملوں کا ترجمہ عربی زبان میں کیا ہے۔ اور ایک مختصر مکالمہ حقیقۃ الوحی کے عنوان سے بزبان عربی تحریر کیا ہے۔ آپ تو ماشاء اللہ عربی میں دخل رکھتے ہیں۔ لیجئے ملاحظہ فرمائیے۔

ahmadimuslim.de

حامد - چونکہ یہ تحریر عربی زبان میں ہے مگر اس عزیز نے بحیثیت ایک خادم علوم عربیہ ہونے کے میں ضرور دیکھونگا اور غور سے دیکھونگا کیونکہ یہ تحریر ایسے شخص کی ہے جو فاضل عربی کے نام سے مشہور ہے - ایسے ایسے دھوتی پوش آریہ مہاشوں کا فاضل عربی ہونا ایک نئی بات ہے -

محمود - پہلے مجھے بھی حیرت تھی مگر پنڈت جی کی کتاب "تحقیق الالہام" بزبان عربی دیکھنے سے یہ حیرت جاتی رہی ہے - لیکن اس پر سخت حیرت پیدا ہوگئی کہ ایک ایسے شخص کو جو عربی کا فصیح کیا صحیح جملہ بھی نہ لکھ سکے ان عقل کے پتلوں نے فاضل عربی کے معزز لقب کا کیسے مستحق سمجھا -

"تحقیق الالہام" کو شروع سے آخر تک پڑھ جائیے ہر صفحہ بلکہ ہر سطر غلطیوں کا مجموعہ ہے غلطیاں بھی کیسی - معانی سے قطع نظر کیجئے - فن بیان کو علیحدہ رکھئے - ان فنون تک ان دھوتی پوش آریہ مہاشوں کی کہاں رسائی -

حضرت! صرف ونحو کی ایسی کھلی ہوئی غلطیاں کہ نحو میر اور ہدایۃ النحو پڑھنے والا مبتدی لڑکا ان کی اصلاح کرسکتا ہے - ذرہ ہمت دیکھئے تحقیق الالہام کن لوگوں کیلئے لکھی گئی! عربی بھائیوں کی تشنگی بجھانے کے لئے - جیسا کہ دیباچہ کتاب میں ایک مہاشہ کی تحریر سے ظاہر ہے - ان ناعاقبت اندیشوں نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ اہل زبان اس عربی کو دیکھینگے تو کیا سمجھینگے - یہی سمجھینگے کہ کسی جاہل نے چند الفاظ عربی لغت کے اِدھر اُدھر سے اکٹھے کر دئے ہیں - الفاظ سے معانی سمجھ میں آسکیں یا نہ آسکیں اس سے بحث نہیں - صرف ونحو کے خلاف ہو اسکی بلا سے - اگر کہیں کہیں غیر مستعمل عجمی کلمات بھی وضع ہوں تو کیا ضرر - آپ ہی بتائیں کہ اہل عرب کی نگاہ میں اس جماعت کی کچھ وقعت ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں -

حامد - جب صرف ونحو کے معمولی مسائل سے پنڈت جی ناواقف ہیں تو عربی علم ادب پر ظلم شدید ہے کہ فاضل عربی کا لقب وہ اپنے لئے پسند کریں - یا عربی تحریر و تدریس کے مدعی بنیں - یا ان کی قوم ان کو فاضل عربی کے لقب سے یاد کرے -

محمود - یہ سب دعاوی عوام میں بڑائی پیدا کرنے کے لئے ہیں - اسی پرچہ کے صفحہ ۱۱ میں ہے کہ پنڈت جی کو ایک آریہ ان الفاظ سے یاد کرتا ہے -

"مولوی فاضل پنڈت کالیچرن صاحب شرما
ہمارے شیر ببر مولوی فاضل صاحب"

مگر ان عقلمندوں کو یہ نہ سوجھ پڑا کہ شیر کی کھال اُڑھانے سے شیر کے اوصاف نہیں پیدا ہوتے - میں نے تحقیق الالہام کی کھلی ہوئی غلطیوں کا کچھ حصہ ایک تحریر میں جمع کر دیا ہے - پھر کبھی حاضر ہونگا تو انشاء اللہ وہ لاکر آپ کو دکھاؤنگا -

حامد - اسے ضرور آپ مجھے دکھاویں - بلکہ ممکن ہو تو اصل کتاب تحقیق الالہام بھی ساتھ لادیں - بالفعل تو اسی اخبار کی عربی تحریر مجھے دکھنا چاہئے - یہ تحریر بھی تو انہی فاضل عربی کی ہے -

محمود - ضرور ملاحظہ فرمائیے - اور اپنی رائے اسکے متعلق قائم کرکے مجھ سے ظاہر فرمائیے -

حامد - بھائی محمود! آپ کا فرمانا بالکل بجا ہے - یہ شخص تو عربیت سے بالکل ناواقف ہے - عبارت ایسی غلط ہے کہ اس سے مطلب سمجھنا دشوار - غلطیاں ایسی ایسی کہ ایسی جہل تحریر میں غور کرنا بیکار - ان چند سطروں میں ایسی غلطیاں ہیں کہ الٰہی توبہ - خیال تو تھا کہ فاضل عربی کی تحریر نہایت غور سے دیکھونگا - مگر سرسری نگاہ ڈالنے پر وہ غلطیاں نظر آئیں کہ میں اب اس تحریر کو عربی اور اسکے محرر کو فاضل عربی کہنا عربی لٹریچر پر ظلم عظیم سمجھتا ہوں - یہ شخص کیا ان سطروں کی اصلاح کسی عربی خوان طالبعلم سے نہیں کرا سکتا تھا - اس شخص کو ایسی غلط تحریر قوم پر پیش کرتے شرم نہ آئی - بالفعل صرف چند غلطیاں بطور نمونہ آپ کو دکھاتا ہوں - اب یا تو پنڈت جی انکے صحیح ہونے کی وجہ ظاہر کریں - یا آئندہ عربی تحریر کا ارادہ ترک کریں - اور اُن کی قوم فاضل عربی کے معزز خطاب کا انکو مستحق نہ سمجھے - یہ غلطیاں صرف وہ غلطیاں ہیں جنکو عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھنے والا بھی سمجھ لے - لیجئے سنئے -

"ویحلی بصفات الحسنہ" - موصوف صفت کی مطابقت ملاحظہ ہو -

"لیذ ھب فی الخواب" - "خواب" کس عربی لغت سے لیا ہے -

"لیذھب قلبی فی نوم الغلیط" - مجرور مرکب توصیفی ہے تو مطابقت معدوم - اور اگر اضافی ہے تو معنی کیا ہوگا -

"فقل بین حکمتی" - (پس تو میری حکمت کے بارے کہہ) "ما تقول بین القرآن" - (کیا کہتا ہے قرآن کے بارے میں)

لفظ "بین" کا معنے "بارے میں" کس لغت سے لیا ہے -

"قد قلت الی القرآن وان کان صحیح فیلزم النقص الیلک" - (جناب نے جو قرآن کے بارے میں کہا اگر وہ صحیح ہے تو جناب پر نقص وارد ہوتا ہے)

(۱) الی کا معنے "بارے میں" کس لغت سے لیا ہے - (۲) اسم موصول "جو" پر کونسا لفظ دال ہے (۳) حرف شرط "ان" پر واؤ کیا داخل ہے (۴) صحیح اگر کان کی خبر ہے تو منصوب کیوں نہیں - اور نہیں تو ترکیب میں کیا واقع ہے - ایسی غلطیاں تو ایک مبتدی کے لئے بھی باعث ننگ و عار ہیں - (۵) الیلک میں الی کس کا صلہ ہے دلیل سے ثابت کیجئے -

"والیضا ثم بعض الناس یقولون" (پھر بھی بعض لوگ کہتے ہیں)

ناظرین ذرہ غور کریں کہ اس اردو کی یہ عربی کسطرح صحیح ہوسکتی ہے - "پھر بھی" - ترجمہ عربی "الیضا ثم" - پھر اہل علم قہقہہ نہ ماریں - پنڈت جی معذور ہیں دھوتی باندھکر کہاں تک علم حاصل کرسکتے تھے -

"وینسب الی الباری تعالیٰ" - (اور باری تعالیٰ سے مناسبت رکھتا ہے)

"ینسب" کا معنی "مناسبت رکھتا ہے" پنڈت جی کا اٹکل پچو بنایا ہوا ہے -

"انت تعقل فی القرآن صحیح" (آپ نے جو قرآن کے بارے میں فرمایا صحیح ہے)

اردو ترجمہ میں صلہ موجود - عربی میں کونسا لفظ اسپر دال ہے -

"الذین یومنون علیہ ھم مشرکون فی الذات اللہ تعالیٰ" (جو لوگ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اللہ میں شرک کرتے ہیں)

اصول آریہ - آریوں کے اصول الاصول [illegible] قیمت ۲ ر (مجلد)

(۱) ایمان کا صلہ علے خوب لائے فاضلوں کی یہی نشانی ہے۔ کاش قرآن مجید ہی کو جسمیں ایمان کے تذکرے اور استعمال بکثرت موجود ہیں دیکھ لیتے تو ایسی غلطی نہ کرتے۔ صرف ایک ورق الٹنے کی دیر تھی۔ آلمٓ کے پہلے ہی رکوع سے معلوم ہوجاتا اور ان کی فاضلیت میں ایک دھبہ کم ہوجاتا (۳) ذات مضاف باضافت معنویہ اس پر الف لام کیونکر صحیح ہے۔

"ما اقول الی ذات المحمد" (ذات محمد کے بارے میں کیا کہوں)

"بارے میں" کی عربی الے پھر لائے محمد پر الف لام کسقدر فصیح ہے۔

"لا اوجد عمل مافیه" (میں اسمیں کوئی عمل ایسا نہیں پاتا)

اوجد بجائے اجد کس قدر صحیح ہے؟ ترجمہ سے ظاہر ہے کہ عمل مفعول ہے فعل منفی کا۔ فاضل صاحب نے اسمیں حرف نفی کو فعل منفی کے بعد رکھا ہے۔ پھر لطف یہ کہ مفعول کو ان دونوں کے درمیان رکھا۔ فاضل صاحب کلمہ نفی فعل منفی اور اُسکے مفعول کی ترتیب بھی نہیں جانتے۔ ہر جگہ ترجمہ کا یہی خیال رکھئے۔ ترجمہ بھی انہی فاضل کا ہے

"رحمتك على المقتول والتابعون له" (مقتول اور اسکے پیچھے چلنے والے پر جناب کی رحمت ہو)

التابعون معطوف ہے مقتول مجرور پر پھر اعراب رفع یعنی واؤ کیا۔ (شرم شرم شرم)

"نمستی علیك" (آپ پر نستے ہو)

واہ وا! کیسی اچھی عربی بنگئی۔ کیا لفظ سلام سے پنڈت جی کو سخت نفرت ہے اسی سے تو قعر مذلت میں گرے۔

ایضاً۔ "انا امن علی وید المقدس وافخر من قوم الآریان۔" (میں بھی وید مقدس پر ایمان لایا ہوں اور آریوں کی قوم سے ہونے کا فخر کرتا ہوں)

(۱) امن کا ترجمہ "ایمان لایا ہوں" ذرہ ملاحظہ ہو۔ کون صیغہ ہے واہ وا جسکو صیغہ کی بھی تمیز نہ ہو وہ فاضل عربی کہا جائے۔ یہ بعینہ ایسی ہی مضحکہ خیز غلطی ہے جیسے اُردو میں یوں کہئے کہ "میرا دست آگیا ہوں بازار جا رہا ہے۔ کیا ایسے ہی لوگ فاضل عربی کہے جانے کے لائق ہیں۔ ناظرین! انصاف!

(۲) یہاں بھی اسکا صلہ علے خوب لائے۔ صلات کی غلطی کوئی معمولی غلطی نہیں۔ صلہ بدل جانے سے بعض وقت معنے برعکس ہوجاتا ہے۔ جیسے دعا کا صلہ لام لانے سے دعائے خیر کے معنے سمجھے جاتے ہیں اور علی لانے سے دعائے بد مراد ہوتی ہے۔ یہ ایسی ہی مضحکہ خیز بات ہے جیسے اُردو میں بجائے "صراحی میں پانی بھرو" کے "صراحی پر پانی بھرو"۔ جیسے یہ چیز میں نے تم سے لی" کے بجائے "تم میں لی" کہا جائے۔ گویا سننے والا مافی الضمیر کسطرح سمجھ لے۔ لیکن بہت ہنسی آئیگی۔

(۳) آریہ کی جمع آریان خوب بنائی۔ واقعی اہل علم آپ کی داد دینگے۔ کیا اسی فضل وکمال پر پھولے نہیں سماتے۔ اور اپنے فاضل عربی ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ اور اعجاز القرآن کے مقابلہ پر مرتے ہیں۔ آپ کی اس بلند حوصلگی پر قربان جائیے۔ کیا نہیں معلوم کہ کتنوں کے چہرے اسی حوصلہ میں فبهت الذی کفر کی خاک مذلت سے گرد آلود اور کتنے نہایت ذلت وخواری سے نیست ونابود ہوچکے۔ اب آپ کو حوصلہ پیدا ہوا۔ بسم اللہ! آئیے اگلوں کی ذلت وخواری کا حال سنکر اپنا حال خود اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائیے۔

محمود - ممکن ہے کہ پنڈت جی اسکے جواب میں کاتب کے دامن کی پناہ لیکر عقرب کی اسکوڈنگ ماریں اور یہ کہکر جان چھڑائیں کہ یہ غلطیاں کاتب سے ہوگئیں کاتب جاہل ہے اسلئے معذوری ہے میری کیا خطا۔

حامد - واہ جناب! آپ نے ایک ہی کہی۔ اس سے جان کب چھوٹنے کی۔ ہاں ہٹ دھرمی پر تل جائیں انصاف کو نمستے علیک کہکر رخصت کردیں۔ غیرت وشرم بالائے طاق رکھدیں تو جو کچھ چاہیں باتیں بنائیں پھر بھی انصاف پسند سننے والے آپ ہی حقیقت سمجھ لینگے۔ کہ کہیں کاتب سے اتنی اور ایسی غلطیاں ہوسکتی ہیں۔ کیا ترجمہ وغیرہ بھی کاتب ہی نے لکھدیا۔ اگر اُس نے لکھدیا تو کاتب کے جہل کا عذر بیکار ہے۔ غرض باتیں کہاں تک بنائینگے آخر کبھی تو شرمائینگے۔

(سید امیر احمد طالب علم از الہ آباد)

"نظارۂ صوم"

(از محمد یعقوب برق مدرس مدرسہ شمس الفیوض بیاپور)

"یہ نظم ماہ رمضان میں موصول ہوئی تھی۔ لیکن کثرت مضامین کے سبب درج اخبار نہ ہوسکی حضرت مولانا سلمہ اللہ نے جو کاغذات مجھ سپرد کئے اُنمیں یہ نظم بھی تھی اسلئے اب درج کیجاتی ہے۔ باقی مضامین متعلقہ ماہ شعبان ونماز تراویح وغیرہ بوجہ وقت نکل جانے کے درج نہیں ہوسکتے۔" (میر سیالکوٹی)

نغمۂ حمدِ خدا سے بڑھ گئی شانِ صیام
بادۂ توحید سے ہیں مست مستانِ صیام
دیکھکر سامانِ رحمت سُنکر اعلانِ صیام
کیا کہیں کس موج میں رہتے ہیں یارانِ صیام
اللہ اللہ احترام وشوکت وشانِ صیام
کیوں نہ صائم شوق سے ہوجائیں قربانِ صیام
پھر ہوا نازل جہاں میں لطفِ بارانِ صیام
بن گیا رشک گلستاں پھر بیابانِ صیام
ہر طرف عیش ومسرت کی ہوا چلنے لگی!
لہلہا اُٹھا نئے سر سے گلستانِ صیام
لطف سے اک ماہ تک گذریگی اپنی زندگی
ہے نظر کے سامنے حسنِ عروسانِ صیام
روزے رکھیں دن کو راتوں کو پڑھیں قرآن بھی
کیا بتائیں کیا کہیں ہم کیا ہے فرمانِ صیام
وقت جس کا جو مقرر ہے وہ ٹل سکتا نہیں
سال بھر کے بعد پھر ہوتا ہے اعلانِ صیام
روشنی روزِ روشن کا ہو کیا اس کے بیان
ہے ضیا در روز سے بڑھکر شبستانِ صیام
یہ نہیں تو کچھ نہیں اسلام والوں کے لئے
ہے دعا ہوتے رہیں پورے سب ارکانِ صیام
کھولتے ہیں اپنا اپنا روزہ آکر روزہ دار
مسجدوں میں شام کو ہوتا ہے سامانِ صیام
مل گیا حد سے فزوں انعام بھی اکرام بھی
ہو رہے ہیں دل ہی خوش اب جاں نثارانِ صیام
صوم کی ترغیب دیجائے۔ نہ دیجائے تو کیا
مومنوں کے دل میں خود ہوتا ہے ارمانِ صیام
روزہ داروں کے دہن کی بو ہے خالق کو پسند
کوئی دیکھے تو ذرہ توقیر مہمانِ صیام ....

ahmadimuslim.de

(قادیانی مشن)

الہامات مرزائیہ کی نوعیت

(۱) اخبار الحکم مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۰۶ء ٹائیٹل پیج صفحہ (ب) پر ہے۔

"۳ جولائی ۱۹۰۶ء - فرمایا - آج مجھے ایک الہام ہوا - اس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جسقدر یاد رہا وہ یقینی ہے۔ مگر معلوم نہیں کہ کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے - اور وہ یہ ہے "ایک دم میں دم رخصت ہوا"۔ یہ عبارت ایک موزوں عبارت میں ہے مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا ہے"۔

(۲) رسالہ البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۱۹/۱۱۷ اور ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء ٹائیٹل پیج صفحہ (ج) پر ہے:

"امین الملک جے سنگھ بہادر ....

دن کے وقت کا الہام - پیٹ پھٹ گیا - (معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق الہام ہے)

(۳) اخبار الحکم مورخہ ۱۷ - اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۵ اور ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ نومبر ۱۹۰۶ء ٹائیٹل پیج صفحہ (ب)

"۱۵ - اکتوبر ۱۹۰۶ء - خواب میں دیکھا کہ کچھ لکھ رہا ہوں - اور لکھتے لکھتے یہ الفاظ دیکھے -

"علم الدرمان ۲۲۳" - علم عربی لفظ ہے اور درمان فارسی ہے - اس سے آگے ۲۲۳ کا ہندسہ ہے معلوم نہیں کہ اس سے کیا مراد ہے ...... رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت میں نہیں کہہ سکتا کہ ہم سب میں سے یہ کس کے حق میں ہے"۔

(۴) رسالہ البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۲۴ اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مارچ ۱۹۰۷ء ٹائیٹل پیج کے صفحہ (ب) پر ہے -

"بہتر ہوگا کہ اور شادی کریں - فرمایا معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے"۔

(۵) ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مارچ ۱۹۰۷ء ٹائیٹل پیج صفحہ (ج) پر ہے -

"ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں - معلوم نہیں کہ یہ کن لوگوں کی طرف یا کس کی طرف اشارہ ہے"۔

(۶) رسالہ البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۲۹ اور ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اپریل ۱۹۰۷ء ٹائیٹل پیج صفحہ (د) پر ہے -

"الذین اعتدوا منکم فی السبت - یہ قوم مخالف کی طرف اشارہ ہے - ساتھ کا فقرہ بھول گیا ہے"۔

(۷) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۸۳ اور اخبار بدر مورخہ ۵ - جون ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۱۵۴ پر ہے -

"۲۷ - مئی ۱۹۰۳ء - بلا نازل یا حادث یا ...

.... (تشریح فرمایا کہ یہ الفاظ الہام ہوئے ہیں مگر معلوم نہیں کہ کس کی طرف اشارہ ہے یاد نہیں رہا کہ یا کے آگے کیا تھا"۔

(۸) اخبار بدر مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶۲ اور البشریٰ جلد دوم صفحہ ۸۳ پر ہے -

"۴ - جون ۱۹۰۳ء - رات کے ۲ یا ۳ بجے -

سلیم حامداً مستبشراً (ترجمہ) سلامتی والا - حمد کرنے والا - بشارت دیا گیا - (تشریح) کچھ حصہ الہام کا یاد نہیں رہا"۔

(۹) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۸۴ پر ہے -

"فیئر مین FAIR MAN (ترجمہ) معقول آدمی"۔

(۱۰) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۹۱ پر ہے -

"دخت کرام ....

شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہوگا"۔

(۱۱) البشریٰ جلد دوم کے صفحہ ۹۴ پر ہے -

"ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء "خاکسار پیپرمنٹ" (کشف نمبر ۵۰)"۔

(۱۲) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۰۱ پر ہے -

"۵ - اکتوبر ۱۹۰۵ء - رما گو سفندان عالیجناب"۔

(۱۳) ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی ۱۹۰۶ء ٹائیٹل پیج صفحہ ب پر ہے -

"احمد غزنوی" (نہ معلوم کیا اشارہ ہے)

(۱۴) البشریٰ حصہ اول کے صفحہ ۴۳ پر ہے -

"ایلی ایلی لما سبقتنی - گرجہائے تو ما را کرد گستاخ" (ترجمہ) اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا - تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا"۔

(۱۵) البشریٰ حصہ اول کے صفحہ ۴۳ پر ہے -

"ھوشعنا نعسا - (یہ الہام شاید عبرانی ہے جسکے معنے نہیں کھلے) [له] اس کے معنے ہیں نجات دے"۔

(۱۶) البشریٰ حصہ اول کے صفحہ ۵۱ پر ہے -

"پریشن - عمر براطوس - یا پلاطوس -

نوٹ - آخری لفظ پڑطوس ہے یا پلاطوس ہے باعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا - اور نمبر دو میں عمر عربی لفظ ہے - اسجگہ براطوس اور پریشن کے معنے دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں" (از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۶۹ - تاریخ نزول الہام ہفتہ مختتمہ ۱۲ دسمبر ۱۸۸۳ء)

(۱۷) البشریٰ حصہ اول کے صفحہ ۵۶ پر ہے -

"آریوں کا بادشاہ آیا" (پرانا الہام ہے الحکم ۶ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۷) "ہے کرشن جی رودر گوپال" (پرانا الہام ہے البدر ۲۹ - اکتوبر و ۸ نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۲۳)

(۱۸) اخبار بدر مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱ اور البشریٰ حصہ اول صفحہ ۵۶ پر ہے -

"خدا قادیان میں نازل ہوگا"۔

(۱۹) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۵ پر ہے -

له مدعی نبوت صوبہ پنجاب میں ہے اور وحی زبان عبرانی میں ہوتی ہے - چہ خوش - حالانکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ہر ایک نبی کو ہم اُسکی قوم کی زبان میں اُسکی طرف بھیجتے ہیں"۔ (ملفوظات احمدیہ صفحہ ۴۳) ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

"غثم ۔ غثم ۔ غثم ۔ لہ دفع الیہ من مالہ دفعہ (ترجمہ) دیا گیا اسکو مال اس کا اچانک"۔

(۲۰) حقیقۃ الوحی ص ۸۹ ۔ البشریٰ جلد دوم ۔ ص ۵۶ پر ہے ۔

"آسمان سے کئی تخت اُترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا"۔

(۲۱) البشریٰ جلد دوم ص ۶۵ و ۶۶ پر ہے ۔

"بعد ۔ ۱۱ ۔ انشاء اللہ ۔

اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ ۱۱ سے کیا مراد ہے گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا ۔ یہی ہندسہ گیارہ کا دکھایا گیا"۔

(۲۲) البشریٰ جلد دوم ص ۶۷ پر ہے ۔

"ینادی مناد من السماء (ترجمہ) آسمان سے ایک پکارنے والے نے پکارا ۔ (البدر جلد ۱ ش ۵ ص ۵۹ کالم ۳) ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء جمعہ قبل از عصر ۔ (نوٹ) حضرت اقدس نے فرمایا کہ اسکے ساتھ ایک اور عجیب اور مبشر فقرہ تھا وہ یاد نہیں رہا"۔

(۲۳) البشریٰ جلد دوم ۔ ص ۶۸ پر ہے ۔

الی انا الصاعقۃ (ترجمہ) میں ہی صاعقہ ہوں ۔ (نوٹ) یہ اللہ تعالیٰ کا نیا نام ہے[ف۱]۔

(۲۴) البشریٰ جلد دوم ص ۱۰۳ پر ہے ۔

"۱۵ ۔ نومبر ۱۹۰۵ء ۔ زندگیوں کا خاتمہ"۔

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۶ ص ۲)

۱۹ ۔ نومبر ۱۹۰۵ء "کمبل میں لپیٹ کر صبح قبر میں رکھدو"۔ (الحکم جلد ۹ نمبر ۴۱ ص ۱ کالم ۳)۔

(۲۵) البشریٰ جلد دوم ص ۱۱۹ و ۱۲۰ پر ہے

"۲۴ ۔ ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۲۴ھ بروز پیر ۔ "موت تیرہ ماہ حال کو"۔

(نوٹ) قطعی طور پر معلوم نہیں کہ کس کے متعلق ہو ۔ (بدر جلد ۲ ص ۳ نمبر ۳۹)

(۲۶) رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۴۰ اور البشریٰ جلد دوم ص ۱۳۸ پر ہے ۔

"واللہ واللہ ۔ سدھا ہویا اولا ۔ (نوٹ از مسیح موعود) یہ پنجابی فقرہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کج طبع آدمی درست ہوگیا ہے"۔

(۲۷) البشریٰ جلد دوم ص ۱۲۸ پر ہے ۔

"لائف آف پین LIFE OF PAIN (ترجمہ) تکلیف کی زندگی"۔

(۲۸) البشریٰ جلد دوم کے ص ۱۲۵ پر ہے ۔

"۷ مئی ۱۹۰۶ء ۔ کلیسیا[ف۲] کی طاقت کا نسخہ"۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ ص ۲)

(۲۹) البشریٰ جلد دوم ص ۱۰۱ پر ہے ۔

"ایک دانہ کس کس نے کھانا"۔

(۳۰) البشریٰ جلد دوم ص ۱۰۱ پر ہے ۔

"دو شہتیر ٹوٹ گئے"۔

(۳۱) البشریٰ جلد دوم ص ۹۷ پر ہے ۔

"لنگر اُٹھا دو"

(۳۲) اخبار الحکم مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء ص ۱ اور البشریٰ جلد دوم ص ۱۳۶ پر ہے ۔

"لاہور میں ایک بے شرم ہے"۔

(۳۳) الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء ص ۱ پر ہے ۔

"انت منی بمنزلۃ ھارون ۔ انت منی بمنزلۃ موسیٰ"۔

(۳۴) اخبار الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء ص ۳ پر ہے ۔

"ایک کاغذ دکھائی دیا ۔ اس پر لکھا ہوا تھا ۔ "آتش فشان"۔

پھر ایک کاغذ دکھائی دیا ۔ اس پر لکھا ہوا تھا ۔ "مصالح العرب ۔ مسیر العرب"۔

پھر ایک کاغذ دکھائی دیا ۔ اس پر لکھا ہوا تھا "بامراد"۔

پھر ایک کاغذ دکھائی دیا ۔ اس پر لکھا ہوا تھا "ردّ بلا"۔

۷ ۔ ستمبر ۱۹۰۵ء قبل ظہر ۔ "واما بنعمۃ ربک فحدث"۔

۸ ۔ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ "اذا جاء افواج وسمع من سماء" ۔ "کفن میں لپیٹا ہوا"۔

۹ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ ان المنایا لا تطیش سہامہا فرمایا ۔ معلوم نہیں یہ الہامات کس کے متعلق ہیں"۔

(۳۵) اخبار بدر مورخہ ۶ ۔ مارچ ۱۹۰۳ء کے ص ۵ کالم نمبر ۲ پر ہے ۔

"فرمایا صبح کو ایک الہام ہوا تھا ۔ میرا ارادہ ہوا کہ لکھ لوں ۔ پھر حافظہ پر بھروسہ کر کے نہ لکھا ۔ آخر وہ ایسا بھولا کہ ہر چند یاد کیا مطلق یاد نہ آیا"۔

(۳۶) اخبار الحکم مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء کے ص ۱ پر لکھا ہے کہ

"جناب مرزا صاحب کو جو وحی ۹ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی ۔ اس میں ایک یہ بھی تھی ۔ "سرنگ"۔

(۳۷) اخبار بدر مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۱۶ کالم ۱ میں ہے ۔

"مورخہ ۳۰ ۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو حضرت اقدس کو الہام ہوا کہ "نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا"۔ آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں ۔ اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ الہام کس کے متعلق ہے"۔

(۳۸) البشریٰ جلد اول ص ۵۵ پر ہے ۔

"یہود الاسکریوطی ۔ (یہ پُرانا تیس سال کا الہام ہے) بدر جلد ۹ نمبر ۱۲ ص ۳ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء)

(۳۹) ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اپریل ۱۹۰۶ء (ٹائٹل پیج صفحہ ب) اور رسالہ البشریٰ جلد ۲ ص ۱۱۴ پر ہے

"کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتی ہے"

(بدر جلد ۷ ۔ نمبر ۱۳ ص ۲)

(۴۰) حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵ اور البشریٰ جلد دوم ص ۹۴ پر ہے ۔

"انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہ کن فیکون"۔ (ترجمہ) تحقیق تیرا ہی حکم ہے کہ جب تو کسی شے کا ارادہ کرے تو اُسے کہدیتا ہے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے"۔

(حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر)

ناظرین!

"اہلحدیث" کی توسیع اشاعت آپ کا اخلاقی فرض ہے ۔

(منیجر)

ف۱ معاذ اللہ ۔ (میر سیالکوٹی)

ف۲ کلیسیا نہیں بلکہ کیمیا یا کسی اور طاقت کا نسخہ ہوگا ۔ (میر سیالکوٹی)

ahmadimuslim.de

فتح حق

دو تین سال سے انجمن اہلحدیث جہلم کا سالانہ جلسہ نہیں ہوا تو مرزائیوں نے گمراہ کن پروپیگنڈا کر کے مضافات جہلم میں ڈورے پھینکنے شروع کر دئے۔ اور کئی ایک جاہل لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھانس لیا۔ مرزائیوں کی اس ستم ظریفی پر مسلمان کب تک خاموش بیٹھتے۔ موضع جادہ گوجران کے سمجھدار احباب نے اتفاق رائے ایک عام جلسہ کر کے تردید کرنی چاہی۔ اور مرزائیہ کے مشہور واقف کار جناب مولوی محمد حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری اور حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کو مدعو کیا۔ ان حضرات کی باطل شکن اور دھواں دھار تقاریر سے متاثر ہو کر بڑے بڑے پکے مرزائی بھی متزلزل ہو گئے۔ اور یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ قادیانیت کا محض یہی ایک منشا ہے کہ مرزا جی کو رسول نبی منوا کر آہستہ آہستہ آنحضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلعم کی عظمت و وقعت لوگوں کے دلوں سے مٹا کر مرزا جی کی قدر و منزلت بنائی جائے۔ کیونکہ یہ امر مسلم الطرفین ہے کہ جبتک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و محبت قلوب المومنین میں قائم ہے مرزا جی کا منوانا خالہ جی کا گھر نہیں۔ اس لئے انہوں نے سنت دیانند سرسوتی پر عمل پیرا ہو کر پیغمبر اسلام پر توہین آمیز و فتنہ انگیز اعتراضات کرنے شروع کر دئے مسلمانوں کو خواب غفلت میں پا کر جرأت یہاں تک بڑھالی کہ جہاں کسی مسلمان یا آریہ نے مرزا جی کے کسی جھوٹ پر انگشت رکھی جھٹ آنحضرت صلعم کے فرضی کذبات بنا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنا شروع کر دیا۔ اور آنحضرت کی معجزانہ پیشگوئیوں کا محض اسلئے مضحکہ اڑایا جاتا ہے کہ کہیں مرزا جی کے الہامی نکاح کی تحقیق نہ ہونے لگ جاوے۔ اور یہیں بوریا بستر اٹھا کر بھاگنا ہی نہ سوجھے۔

غرض اس قسم کے منصوبوں سے آگاہ ہو کر اہل بصیرت ... میدان میں آگیا۔ چنانچہ جادہ میں مولوی حبیب اللہ صاحب و حضرت سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی توجہ اللہ اور مؤثر تقاریر نے بطالت مرزا کو ایسا واضح کیا کہ موضع نواں گراں سے (جہاں صرف و محض مرزائی ہی آباد ہیں) بیالیس[۴۲] کس نے مرزائیت سے توبہ کی اور آئندہ ہمیشہ کے لئے حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی حلقہ بگوشی ہی میں نجات دیکھی۔ گویا از سر نو مسلمان ہو کر تجدید ایمان کی۔ اور آنحضرت کو آخری رسول تسلیم کیا جس کے بعد کوئی نیا رسول نہ آئیگا۔ اور جناب مرزا صاحب کو اپنے جملہ دعاوی میں جھوٹا کہنا شروع کر دیا۔ کیونکہ تحقیق سے آپ ایسے ہی ثابت ہوئے۔ خدا باقی لوگوں کو بھی توفیق دے تاکہ وہ گمراہی سے بچ جائیں آمین۔

تائبین کی فہرست ہدیۂ ناظرین ہے۔

احمد الدین مع عیال ۵ کس۔ محمد اسماعیل ۵ کس۔ صدر الدین ۸ کس۔ غلام قادر ۲ کس۔ محمد الدین ۷ کس۔ محمد جان ۵ کس۔ محمد شفیع ۴ کس۔ اللہ دتا کشمیری ۳ کس۔ نظام الدین ۳ کس۔ ساکنین رام پور عرف نواں گراں مرزائیاں۔ یہ لوگ اپنی مسجد الگ بنا رہے ہیں۔

منشی میراں بخش صاحب پنشنر خاص طور پر مستحق مبارکباد ہیں۔ جنکی استقامت کو دیکھکر مرزائی گروہ میں بھونچال آیا۔ جنہیں مرزائیہ کے بڑے بڑے علمبرداران کی دلفریب تقاریر بھی عقیدہ حقہ سے نہ پھسلا سکیں۔ اب اس گاؤں میں ۴۸ کس اہل الحق کے حامی و ہمصفیر بن گئے ہیں۔ خدا اور زیادہ کرے آمین :-

(ابو سعید محمد شریف قریشی)

خلافت راشدہ

نمبر ۲

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس کی مزید توضیح ایک روایت شیعہ سے بھی ہو سکتی ہے جسکا مضمون صاف ہے کہ جن خلفاء کے قبضہ میں سلطنت فارس اور روم آئیں وہ خلفاء بہشت میں بھی شاہی رتبہ پر ہونگے چنانچہ تفسیر شیعہ علی بن ابراہیم قمی مطبوعہ طہران کے صفحہ ۱۴۹ میں اور حیات القلوب کتاب شیعہ مطبوعہ نولکشور کے صفحہ ۲۸۴ میں امام محمد باقر سے منقول ہے کہ رسول اللہ نے ابتداء بعثت میں سب سے اول قریش کو دعوت اسلام کرتے ہوئے فرمایا

قال لقریش ان اللہ بعثنی ان اقتل جمیع ملوک الدنیا واجر الملک الیکم فاجیبونی مما ادعوکم الیہ تملکون بہا العرب وتدین لکم بہا العجم و تکونون ملوکا فی الجنۃ۔

"یعنی رسول اللہ نے قریش سے فرمایا کہ اللہ نے اسلئے مجھ کو نبوت کا تمغہ عطا کیا ہے کہ تمام دنیا کے بادشاہوں کو ہلاک کروں۔ اور سلطنت کو تمہاری طرف پہنچاؤں تو تم میری بات قبول کرو جسکی طرف تم کو بلاتا ہوں۔ بادشاہ ہو جاؤ گے تم اسکی وجہ سے عرب کے اور محکوم ہو جائیگا تمہارا اسکے سبب سے عجم اور ہو گے تم جنت میں بادشاہ"

اس روایت پر غور کرنے سے آیت استخلاف مذکورہ کا مطلب بالکل صاف ہے کہ مصداق اس وعدہ کے خلفاء ثلاثہ ہی ہیں۔

اب احباب شیعہ بصارت سے کام لیتے ہوئے فرمائیں کہ قریش کے لوگ جو رسول اللہ کے سامنے موجود تھے اور انہی سے رسولؐ نے یہ وعدہ فرمایا۔ ان میں سے عرب و عجم کی سلطنت کس کو ملی اور کس کے حق میں یہ وعدہ پورا ہوا۔ یا معاذ اللہ خدا و رسول کا وعدہ جھوٹا ہو گیا۔ اور اگر یہ وعدہ حضرات خلفائے ثلاثہ کے حق میں پورا ہوا اور یقیناً ہوا تو وہ بہشت میں سردار و بادشاہ ضرور ہونگے۔

اس وعدہ خدائی کے مصداق بنا بر عقائد اہلسنت خلافت حضرت علی مرتضیٰؓ و حسن مجتبےٰؓ بھی محسوب ہو سکتی ہے اور یقیناً ہے بھی۔ کیونکہ اُن کا دین و مذہب بھی وہی تھا جو حضرات خلفاء ثلاثہ کا تھا اور وہ دین مرتبہ کمال کو پہنچکر تمام ادیان باطلہ پر متسلط ہو چکا تھا اور اسی پر حضرت علیؓ و حسن مجتبیٰ قابض و متصرف رہے۔ مگر بزعم شیعہ اشیاء موعودہ فی الآیت کے مصداق جناب علی مرتضےٰ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ اپنے عہد خلافت میں بھی بدستور ماضی خائف و ہراسان و ترسان رہے اور اپنے اصلی مذہب کے اظہار پر بھی قادر نہ تھے بلکہ

الہامات مرزا - الہاموں کی تردید جو تازہ طبع ہے - قیمت ۱۲ / منیجر

آپ کا سب جمیع مذاہب سے مرعوب اور صندوق تقیہ میں مستور رہا ہے۔ بایں وجہ احکام قرآنی جو متروک ہو چکے تھے اُن کا اجرا نہ کر سکے۔ قرآن شریف میں جو تحریف ہوگئی تھی اسکی اصلاح کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔ اور فدک مغصوبہ وارثان جناب سیدہؓ کو نہ دیا۔ اور متعۃ النساء کا جو مزین بفضائل کثیرہ ہے اجرا نہ کر سکے۔ اور جو عورتیں ناحق لوگوں کے قبضہ میں تھیں وہ بھی واپس نہ لا سکے وغیرہ۔ ملاحظہ ہو فروع کافی کتاب الروضہ صفحہ ۲۹۔

اس سے صاف مصرح ہے کہ حضرت کو اشیاء موعودہ کا مجموعہ نہیں ملا۔ لہذا آپ کی خلافت بزعم شیعہ آیت مذکورہ کی موعودہ خلافت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ مگر باعتقاد اہلسنت آپ کی خلافت۔ خلافت راشدہ میں معدود و محسوب ہے۔

اب چند روایات از کتب فریقین نقل کیجاتی ہیں جن سے خلافت اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی اظہر من الشمس سے بھی روشن تر ہوتی ہے۔

روایات سنیہ (۱) عن علی قال ما خرج رسول اللہ من الدنیا حتے عھد الی ان ابا بکر یلی الامر (الخلافۃ) بعدہ ثم عمر ثم عثمان ثم الی۔ (غنیۃ الطالبین)

"یعنی حضرت علی نے فرمایا کہ رسول اللہ دنیا سے نہیں گئے یہانتک کہ مجھے یہ خبر فرما گئے کہ ابوبکر آپ کے بعد والی حکومت ہونگے۔ اُن کے بعد حضرت عمر اُن کے بعد حضرت عثمان اُن کے بعد میں۔"

(۲) عن سفینۃ قال لما بنی رسول اللہ المسجد وضع حجرا ثم قال لیضع ابوبکر حجرا الی جنب حجری ثم قال لیضع عمر حجرا الی جنب حجر ابی بکر ثم قال لیضع عثمان حجرا الی جنب حجر عمر ثم قال ھؤلاء خلفاء بعدی۔ رواہ الحاکم۔

"یعنی سفینہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ نے مسجد میں بنیادی پتھر رکھا پھر فرمایا کہ ابوبکر میرے پتھر کے پہلو میں ایک پتھر رکھدیں۔ پھر فرمایا کہ عمر ایک پتھر ابوبکر کے پتھر کے بازو میں رکھیں پھر فرمایا کہ عثمان ایک پتھر عمر کے پتھر کے پہلو میں رکھیں اسکے بعد فرمایا کہ بایں ترتیب یہ لوگ میرے بعد خلیفہ ہونگے۔

(۳) قال رسول اللہ لحفصۃ ان اباك وابا عائشۃ یکونان خلیفتین علی امتی من بعدی۔ (خازن سورہ تحریم)

یعنی رسول اللہؐ نے بی بی حفصہؓ سے فرمایا کہ تیرا باپ یعنی عمر اور عائشہؓ کا باپ میرے بعد میری امت پر والی حکومت ہونگے۔"

یہ روایات صاف بتلا رہی ہیں کہ وحی آسمانی میں حضرات خلفاء راشدین کی خلافت معین و مقرر ہو چکی تھی۔ اور اس مضمون کی روایات سنیہ بکثرت موجود ہیں۔

اب چند روایات شیعہ نقل کیجاتی ہیں۔ بغور ملاحظہ کیا جائے۔ واضح رہے کہ سب سے اول اس آیت استخلاف سے حقیت و راشدیت بر ہر سہ خلافت جناب امیر نے استدلال کیا ہے۔

روایات شیعہ (۱) وکان افضلھم فی الاسلام کما زعمت وانصحھم للہ ولرسولہ الخلیفۃ الصدیق وخلیفۃ الخلیفۃ فاروق ولعمری ان مکانھما فی الاسلام عظیم وان المصاب بھما لجرح فی الاسلام شدید یرحمھما اللہ وجزاھما باحسن ما عملا۔ (شرح میسم صفحہ ۳۱)

"یعنی اور تھے افضل صحابہ کے اسلام میں جیسا کہ تیرا خیال ہے اور زیادہ مخلص اللہ و رسول کے خلیفہ صدیق اور خلیفہ کا خلیفہ فاروق اور قسم ہے مجھکو عمر دینے والے کی کہ مرتبہ ان دونوں کا اسلام میں البتہ بڑا ہے اور بیشک پہنچا اُن کی موت سے اسلام میں زخم سخت رحم کرے اُن کو اللہ اور جزا دے اُن کو اُن کے نیک کاموں کی۔"

(۲) قال ووَلِیَھم والٍ فاقام واستقام حتے ضرب الدین بجرانہ۔ (نہج البلاغت تقطیع خورد ج ۲ صفحہ ۲۱۶)

"یعنی جناب امیر نے فرمایا اور حاکم ہوا اُن کا ایک والی۔ پس قائم کیا دین اور ٹھیک چلا یہانتک کہ دین کو کمال مضبوطی حاصل ہوئی۔"

یہ قول جناب امیر کا خلیفہ ثانی فاروق اعظم کی مدح میں ہے۔

(۳) فقال ان ابا بکر یلی الخلافۃ بعدی ثم بعدہ ابوك فقالت من انباك ھذا قال نبانی العلیم الخبیر۔ (تفسیر صافی شیعہ مطبوعہ طہران سورہ تحریم)

یعنی فرمایا رسول اللہؐ نے حفصہؓ سے کہ بیشک ابوبکر میرے بعد والی خلافت ہوگا پھر اسکے بعد تیرا باپ (عمر) حفصہ نے پوچھا کہ یہ خبر آپ کو کس نے دی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا مجھ کو علیم و خبیر نے خبر دی ہے۔"[1]

(۴) وہی روایت تفسیر قمی و حیات القلوب کی جو پہلے مذکور ہو چکی ہے۔ جس کا مطلب صاف ہے کہ رسول اللہ نے بادشاہت کی پیشگوئی فرمائی ہے یہ خلافت انہی لوگوں کو ملنی چاہیے جنہوں نے آپ کی دعوت قبول کرتے ہوئے بغرض زاد عقبیٰ کے متلاشی ہونے کے اپنے اوطان محبوبہ کو ترک کر کے سید البریہ کی معیت اختیار کی ہو انہی کو بادشاہت عرب و عجم کے ملنے کا وعدہ ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ عرب و عجم یعنی فارس و روم کی حکومت حضرات خلفاء ثلاثہ ابوبکر و عمر و عثمان کو باتفاق فریقین ملی ہے۔ اور ان کے فتح کرنے سے حضرت علی کو بھی حاصل ہوئی۔ پس اگر خلفاء ثلاثہ کو دعوت نبی کے قبول کرنیوالے اور آپ کی اطاعت کرنے والے نہ مانا جائے تو حدیث کی پیشگوئی کا پورا ہونا مشکل اور محال ہے۔

آیت مذکورہ کی تفسیر میں روایات شیعہ ابھی بہت باقی ہیں جو بوقت ضرورت پیش کی جا سکتی ہیں۔

(خاکسار ابو الحریز عبد العزیز از ملتان محلہ قالین بافان)

---

[1] پس جس خلافت کی بشارت رسول اللہ نے سنائی وہ خلافت کیونکر ناجائز ہوگی۔ منہ

بہشتی زیور مع بہشتی گوہر

اس نایاب مجموعہ میں اصلاح دینی کا جو اہم مقصد مد نظر رکھا ہے وہ صاحب تصنیف کی اعلےٰ علمیت کا تقاضی ہے۔ گھریلو زبان میں ہر مسئلہ کو نہایت خوبی کے ساتھ واضح کر دیا گیا ہے۔ ہر مسلمان عورت کے لئے واقعی بہشتی زیور ہے۔ رعایتی قیمت ۱۱ حصوں کی صرف عہ/ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

صلح کے ڈورے

یورو پین حکومتیں کچھ ایسی مکار واقع ہوئی ہیں
ان کی سیدھی سادی بات میں بھی سو سو فریب پنہاں
وتے ہیں۔ انہیں جھوٹ سچ سے کوئی واسطہ نہیں
نے مطلب سے مطلب ہوتا ہے۔ اپنے مدعا کو پورا
رنے کیلئے کبھیں تو یہ مشفق ناصح کی صورت میں نمودار
وتے ہیں اور کبھیں دوست بے غرض کی شکل میں۔
بھی یہ اپنا مدعا توپ و تفنگ کے ذریعہ حاصل کرتے
یں اور کبھی مکاری و منافقت سے۔ غرضکہ جس طرح
بھی بن پڑے اپنا الو سیدھا کرنا ان کا مقصد واحد
وتا ہے۔

اخبار بین حضرات سے مخفی نہیں کہ ملک مراقش
یں عرصہ دراز سے جنگ جاری ہے۔ دول یورپ
نے گھر بیٹھے دیگر ایشیائی اور افریقی ممالک کی طرح
ندر بانٹ میں اُسے دو حصوں میں تقسیم کرکے ایک حصہ
رانس کے سپرد کر دیا تھا اور دوسرا اسپین کے۔
رانس نے تو اپنے حصہ پر قبضہ کر لیا۔ لیکن جو حصہ سپین
کے واسطے چھوڑا گیا تھا۔ اُس میں ایک غیرتمند شخص
دا کا نام لیکر اُٹھ کھڑا ہوا جس نے سپین کو فاش
شکستیں دیکر اپنے ملک سے نکال دیا۔ یہانتک
سپین نے اپنی شکستوں کا اعتراف کرکے آیندہ
جنگ بند کر دینے کا اعلان کر دیا۔

فرانس نے جب دیکھا کہ سپین اپنے حصہ کے
علاقہ یعنی ریف پر قبضہ نہیں کر سکا تو اُس کے منہ میں
پانی بھر آیا۔ اور اُس نے جاکر اس پر بھی اپنا قبضہ جمالی۔
چنانچہ فرانسیسی فوجوں نے ہلّہ بول دیا۔ غازی عبد الکریم
نہیں چاہتے تھے کہ فرانس سے اُلجھیں کیونکہ مدت دراز
کی جنگ سے وہ بھی تنگ آچکے تھے۔ لیکن جس ملک کو
انہوں نے ہزاروں مجاہدین کی قربانیوں سے بچایا تھا
وہ چپکے سے فرانس کے حوالے بھی نہ کر سکتے تھے۔ اسلئے
خدا کا نام لیکر وہ پھر میدانِ مقابلہ میں ڈٹ گئے۔

فرانس کی فوجوں کو بڑھتے دیکھکر سپانیوں کی جان
میں جان آگئی اور وہ پھر میدان میں اُتر آئے۔ فرانسیسیوں
اور ہسپانیوں نے آپس میں معاہدہ کرکے طرح جنگ
ڈالدی۔ "ہمت مرداں مدد خدا" مثل مشہور ہے۔
دونوں زبردست سلطنتوں کی متفقہ فوجیں بھی ملک غازیان
ریف کو جب شکست نہ دے سکیں اور ایک سال میں ہزاروں
جانوں اور کروڑوں روپے کی بھینٹ چڑھ کر بھی انہیں اپنے
مقصد میں کامیابی نہ ہوئی تو صلح کے ڈورے ڈالنے
شروع کئے۔

لیکن اس مرحلہ پر پہنچکر بھی یہ سلطنتیں اپنی شاطرانہ
چالوں سے باز نہیں آئیں۔ اور باوجود نیم شکست خوردہ
ہونے کے اُنہوں نے ایسی ابتدائی شرائط ریفیوں کے
سامنے پیش کر دیں جنہیں کوئی غیور قوم سننا تک
بھی گوارا نہیں کر سکتی۔ مثلاً فرانسیسی اور ہسپانی فوجوں
کو ریف کے چند اہم مقامات پر قبضہ کر لینے دیا جائے غازی
عبد الکریم ریف کو چھوڑ کر کہیں جلا وطن ہو جائیں۔ ریفی فوجیں
غیر مسلح ہو کر دشمنوں کی نگرانی میں رہیں وغیرہ۔ اور ساتھ
ہی یہ بھی پروپگنڈا شروع کر دیا کہ ان شرائط پر عمل کئے
بغیر ریفیوں سے گفتگوئے صلح محال ہے۔ لیکن جب
مجاہدین نے ان شرائط کا جواب توپ و تفنگ سے دیا
تو ان کا تمام مکارانہ پروپگنڈا باطل ہو کر رہگیا۔ اور ان
کو پھر اعلان کرنا پڑا کہ "ابتدائی شرائط صلح میں تبدیلی ہو سکتی
ہے۔"

مجاہدین ریف جن شرائط پر صلح کے طالب ہیں وہ
غازی عبد الکریم کی زبانی لندن کے اخبارات میں کئی بار
شائع ہو چکی ہیں۔ لیکن "مانچسٹر گارڈین" کے نامہ نگار
خصوصی سے حال ہی میں جو گفتگو کی ہے اُس میں آپ نے
ارشاد فرمایا ہے کہ

"میں ایک دفعہ صلح کیلئے ہاتھ بڑھا چکا ہوں اگر
اسکو قبول نہ کیا گیا تو میں دوبارہ ایسا نہ کرونگا۔
ریفی اپنی حفاظت کے حق سے کبھی دست بردار
نہیں ہو سکتے۔"

نامہ نگار مذکور کا بیان ہے کہ ریفیوں کے دشمن جو یہ
افواہیں پھیلا رہے ہیں کہ ریفیوں کی فوجی حالت خراب
ہو گئی ہے۔ یہ بالکل بے بنیاد ہیں۔ ریفی افواج آج بھی
پہلے کی طرح زبردست اور منظم ہیں۔

ریفی نمائندوں نے وجدہ میں جس سیاست دانی کا
ثبوت دیکر فرانسیسیوں اور ہسپانیوں کی دروغبافیوں اور
مکاریوں کا تار و پود بکھیر دیا ہے اگر اس سے فائدہ اُٹھا کر
ان حکومتوں نے آئندہ صفائی قلب کے ساتھ صلح کرنی
چاہی تو ممکن ہے کہ یہ جنگ ختم ہو جائے۔ ورنہ ان کی فریب
دہی اور مکاریوں سے تو اسکی امید نہیں ہے۔

فسادات کلکتہ

اپریل کا سارا مہینہ کلکتہ ایک ایسے فتنہ و فساد
میں مبتلا رہا جسکی نظیر تمام ہندوستان کے فسادات میں
نہیں ملتی۔ سینکڑوں بندگان خدا مارے گئے۔ ہزاروں
زخمی ہوئے ہسپتالوں میں پڑے ہیں۔ اور ہزاروں ہی
کی تعداد میں اب گرفتار ہو ہو کر جیلخانوں میں ڈالے جا رہے
ہیں۔

فساد کی بنا آریہ سماج کے ایک جلوس سے ہوئی
جس نے ایک مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر اصرار کیا۔
بس پھر کیا تھا تمام شہر میں قتل و غارت کا بازار گرم ہو گیا۔

اس فساد سے دو باتیں ایسی عیاں ہوئی ہیں جن پر
جسقدر بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ اوّل یہ کہ جہانتک
فساد اور قتل و غارت کی رپورٹوں پر غور کیا جاتا ہے
کلکتہ کی پولیس اس فساد کو فرو کرنے میں بالکل عاجز رہی
غضب خدا کا پولیس کی آنکھوں کے سامنے بندگان خدا
قتل و زخمی ہوں اور قاتل موقع پر گرفتار نہ ہو سکیں۔
پولیس نے اگر کچھ کام کیا ہے تو یہ کہ مقتولین اور مجروحین
کو اُٹھا کر ہسپتالوں میں پہنچا دیتی رہی ہے۔ اور بس۔

دوسرے اس فساد نے ہندو لیڈروں کی ذہنیت
پر سے نقاب اُٹھا دیا ہے۔ اور اس فساد میں ہندوؤں
نے جو مسلمانوں پر ظلم و ستم کئے ہیں اور مسلمانوں کو جس
قدر عظیم نقصان پہنچائے ہیں اُن سے خوش ہو کر لیڈر
اپنے جذبات کو دبا نہیں سکے۔ چنانچہ سوامی شردھانند
جی نے اپنے انگریزی اخبار "لبریٹر" میں جن خیالات کا
اظہار کیا ہے اُن کا عکس ذیل کے چند فقروں سے معلوم
ہو سکتا ہے۔

"کلکتہ میں فساد اچانک ظہور میں آیا۔ اس فساد نے بہت سی طے شدہ باتوں کو غیر طے شدہ کردیا ہے مثلاً یہ طے شدہ بات تھی کہ ہر فساد میں ہندو مارے اور لوٹے جائینگے اور ان کے مذہبی مقامات کی بیحرمتی کیجائیگی۔ مگر یہ ہمیشہ کیلئے قائم نہ رہ سکی۔ فسادات کلکتہ نے یہ ظاہر کردیا ہے کہ ہندؤوں نے نہ صرف اپنی حفاظت کرنا سیکھ لیا ہے۔ بلکہ مسلمانوں کی تقلید میں اُنکے مقدس مقامات کی بیحرمتی کرنا اور مسلمانوں کی دوکانوں کو لوٹنا بھی شروع کردیا ہے۔۔۔۔

ہندو لیڈر ہندؤوں میں حفاظت خود اختیاری کی شاندار سپرٹ کے یکایک نمودار ہونے پر بہت مسرور ہیں۔ اور میں بھی ہندو سنگٹھن کا ایک حقیر کارکن کی حیثیت سے سیاہ بادلوں میں سفید ڈورا دیکھکر خوش ہوتا۔ لیکن مجھے یہ دیکھکر سخت تکلیف ہوتی ہے کہ نرم دل مذہبی ہندو بھی اول درجہ کے جھگڑالو بنتے جارہے ہیں۔ اور غارتگری اور لوٹ پر اُتر آئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

سوامی ستیہ دیو جو ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف زہر اُگلنے اور اُنہیں دھمکیاں دینے میں مشہور ہوچکے ہیں۔ اس موقعہ پر کب خاموش رہ سکتے تھے۔ آپ حسب عادت اپنے اُسی دھمکی آمیز لہجہ میں فرماتے ہیں۔

"ہندو جنتا اگر ایک مرتبہ بھی دنگہ فساد کا ڈھچر پکڑ رہنے پر تل جائیگی تو مسلمان جنتا کیلئے بڑا خوفناک دن آجائیگا۔
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
مسلمان لوگوں پر یہ بات روز روشن کیطرح عیاں ہوجانی چاہیئے کہ ہندو جنتا کے اندر غنڈوں کا جو خوف تھا وہ بتدریج نکلتا جاتا ہے۔ اور جب وہ بالکل نکل جائیگا تو مسلمانوں کی کسی بھی ناجائز بات کو ہندو لوگ قطعی برداشت نہ کرینگے نہ صرف یہی بلکہ جائز باتوں کو ماننا بھی ان کیلئے مشکل ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے مسلمان ہموطن آنے والے خطرہ کو محسوس کرلیں اور ان مسلمان بچوں پر جو آئندہ زمانہ میں پیدا ہونگے رحم کریں۔"

کلکتہ میں مسلمانوں کے نقصان کا اندازہ لاکھوں روپے تک کیا جاتا ہے۔ کئی مسجدیں تباہ و برباد کردی گئی ہیں۔ ہزاروں مسلمان جو کل تک لاکھوں روپے کے مالک تھے۔ نان شبینہ کو محتاج ہوگئے ہیں۔ سینکڑوں مسلمان شہید ہوچکے ہیں۔ اور ہزاروں ہسپتالوں میں پڑے کراہ رہے ہیں۔ صاحب استطاعت مسلمانوں سے امید ہے کہ وہ اپنے مظلوم بھائیوں کی جہانتک اُن سے ہوسکے مالی امداد سے دریغ نہ کرینگے۔

پنجاب ہندو کانفرنس

کا جلسہ ۲۴۔ اپریل کو انبالہ میں منعقد ہوا۔ مجلس استقبالیہ کے صدر نے اپنے خطبہ صدارت میں ہندوستان بھر کے ہندؤوں سے اپیل کی کہ وہ پنجاب کے ہندؤوں پر مفروضہ مظالم کا بدلہ اُن صوبوں کے مسلمانوں سے لیں جہاں کہ ہندؤوں کی آبادی زیادہ ہے۔

ڈاکٹر مونجی نے جو اس کانفرنس کے صدر تھے اُنہوں نے بھی اپنے خطبہ صدارت میں کچھ اسی قسم کے خیالات ظاہر کئے جن سے کہ ہندؤوں کے دل میں مسلمانوں کے خلاف بُرے جذبات پیدا ہوں۔ لیکن بہار کی ہندو کانفرنس میں تو پنڈت مالویہ جی نے نہایت دلیری سے ہندو قوم کو ایسی غلط روی کی تعلیم دی کہ جس کے نتائج نہایت خطرناک ہونگے۔ اور کلکتہ کے ہندؤوں نے جو اکے دکے مسلمانوں کو راہ چلتے چھروں سے ہلاک کیا ہے یہ اُسی غلط ہدایت کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔

جب آپ اپنے خطبہ صدارت میں ہندؤوں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکا رہے تھے تو کسی من چلے ہندو نے آپ سے سوال کیا کہ "اگر کوئی مسلمان غنڈہ ہم پر حملہ کرے تو کیا ہندو مذہب اجازت دیتا ہے کہ ہم اُس کو قتل کردیں؟ آپ نے کہا کہ "ہاں"۔

اچھوتوں کی ہندؤوں سے بغاوت

معلوم ہوتا ہے کہ ہندؤوں کے مجلسی ظلم و ستم سے تنگ آکر اچھوتوں نے ان کے خلاف بغاوت کردی ہے اور اُنہوں نے ہندؤوں سے بالکل علیحدہ ہوجانا چاہا ہے۔ چنانچہ اُن کی کانفرنس ناگپور کے اجلاس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کئے ہیں۔

(۱) گورنمنٹ کے ساتھ اظہار وفاداری (۲) نیچ ذاتوں کو ان کی آبادی کے لحاظ سے حقوق نمائندگی دئے جائیں (۳) سرکاری ملازمتوں کیلئے نیچ ذاتوں میں سے جو لوگ ان کے اہل ہوں لئے جائیں (۴) نیچ ذاتوں کیلئے اعزازی ملازمتیں مخصوص کردیجائیں (۵) وائیکوم ستیہ اگرہ کے متعلق گورنمنٹ کے احکام کے خلاف پر زور احتجاج اور اپنے فرقہ سے رضاکاروں کی تنظیم کیلئے پرزور اپیل (۶) مجلس مقننہ کیلئے نیچ ذاتوں میں سے ممبران نامزد کرنے کی بجائے منتخب کئے جائیں۔ (۷) حکومت سے یہ اپیل کیجائے کہ وہ فوج کی ان پلٹنوں کو نہ توڑے جنہیں اچھوت ذات کے سپاہی ہوں (۸) جنیوا میں مزدوروں کی جو کانفرنس ہورہی ہے۔ اس میں اچھوت ذاتوں کو مناسب حق نمائندگی دیا جائے (۹) اچھوت ذاتوں کے حقوق کو محفوظ رکھنے کیلئے ایک وسیع نظام قائم کیا جائے۔

حقوق رائے دہندگی کے متعلق

ایک غلط فہمی کا ازالہ

(از محکمۂ اطلاعات پنجاب)

اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بعض صورتوں میں وہ اشخاص جنکو خاص حلقہائے انتخاب میں ووٹ دینے کا حق حاصل ہے اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ اگر ان کے نام کسی عام حلقۂ انتخاب کے انتخابی رول میں درج ہوچکے ہیں تو اس کے بعد وہ اس امر کے مستحق نہیں کہ خاص حلقہ انتخاب میں بھی اپنے آپ کو ووٹر یعنی انتخاب کنندہ درج کرائیں۔ اسکے متعلق قانون یا قاعدہ یہ ہے کہ کوئی شخص بھی عام انتخاب کے موقعہ پر ایک سے زائد "عام" حلقہ انتخاب میں ووٹ نہیں دے سکیگا۔ وہ شخص جو کسی خاص حلقہ انتخاب میں بحیثیت ووٹر درج ہونیکی اہلیت رکھتا ہے وہ اس امر کا مستحق ہے کہ اُس خاص حلقہ کے علاوہ کسی عام حلقہ انتخاب میں بھی اپنا نام بحیثیت ووٹر درج کرا سکے۔ مثال کے طور پر یہ سمجھ لیں کہ ایک لینڈ ہولڈر (زمیندار) پانچسو روپیہ زمین کا مالیہ ادا کرتا ہے اور ساتھ ہی سات سال سے زائد عرصہ کا گریجوائٹ بھی ہے وہ اپنا نام درج رجسٹر کرا سکتا ہے۔ اور یہ استحقاق رکھتا ہے کہ کسی عام حلقہ نیابت میں ووٹ دیسکے۔ اور نیز لینڈ ہولڈرز اور یونیورسٹی کے خاص حلقوں میں بھی ووٹ دے۔

ahmadimuslim.de

متفرقات

غریب فنڈ میں از کے۔ ایم عبید اللہ صاحب بنگلور عسہ، از بندہ خدا عہ، سابقہ ۱۰ر میزان لعہ ۶ ازسائلین ۱ - سید عبدالرؤف دہلی ۱۲ر ابو سعید محمد محی الدین خان ننگیل ۱۲ر، نعیم الدین سانبر لیک ۱۲ر، ابو الحازم السید پیر پاشا الحسینی حیدرآباد ۱۲ر، مولوی محمد حسین ہزاروی امرتسر ۱۲ر، محمد یوسف کرماٹانڑ سے، مہتمم مدرسہ اسلامیہ لالپور ۱۲ر، مولوی ابو رشید محمد سعید ساکن کنڈہ پارہ ضلع رنگپور ۱۲ر، کامل الدین بھلرون ۱۲ر، میزان کل للعہ ۔ نو سائلوں کے نام سال بھر کے لئے اخبار جاری کیا گیا۔ جملہ قیمت بحساب غریب فنڈ للعہ ۔ باقی ۲۰ر نمبر سائلین ۶۹،

ابھی ۲۳ سائلین کے نام درج رجسٹر ہیں اصحاب کرم توجہ فرمائیں۔

آنہ فنڈ میں جو رقوم ۲۳-اپریل کے اہلحدیث میں درج ہوئی ہیں ان میں جنڈیالہ ضلع امرتسر سے معرفت مولوی فضل الدین صاحب عہ، وصول ہوئے۔ اسکے بعد مرسلہ مولوی ابو النعیم عبدالرحیم صاحب مدنپور ضلع گیا ۱۲ر مرسلہ مولوی عزیز الحسن صاحب انصاری جبلپور ۱۲ر مرسلہ محمد صالح صاحب ایلور ۱۲ر مرسلہ محمد صدیق صاحب داناپور ۱۲ر مرسلہ حاجی عبدالقادر چکردھرپور ۱۲ر مولوی شفیع احمد مدنپورہ ضلع گیا ۱۲ر

یاد رفتگان علاقہ مدراس۔ گنتکل ریلوے کنٹراکٹر عبدالحفیظ خان مرحوم کی زوجہ بتاریخ ۱۵-شوال بمقام شولاپور رحلت کرگئیں۔ انا للہ۔ مرحومہ بڑی دیندار عابدہ تھیں۔ خدا پس ماندگان صبر جمیل بخشے۔ ناظرین جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھا

(عبدالغفور کنٹراکٹر گنتکل جنکشن)

تلاش گمشدہ ایک لڑکا جسکی عمر قریباً ۱۸ سال داڑھی اتری ہوئی۔ رنگ سانولا۔ منہ پر داغ چیچک۔ گونگا بہرہ ہے۔ بیس رمضان کا اپنے موضع گنگاپور اسٹیشن ننکانہ سے گاڑی پر چڑھا تھا۔ ارادہ فیض پور چک ۲۴۰ میں جانیکا تھا۔ جن صاحب کو ملے وہ بذریعہ خط اطلاع دیں یا خود اسکو پہنچا دیں تو کرایہ کے ہم ذمہ دار ہیں (غلام محمد وجان محمد فیض پور چک ۲۴۰ ڈاکخانہ سمندری ضلع لائلپور)

حساب دوستاں در دل

جن اصحاب کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے اُن کے نمبر درج ذیل ہیں۔ ازراہ مہربانی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور فرمائیں۔ فیس منی آرڈر وضع کرکے للعہ بھیجدیں۔

۲۶۰ - ۳۳۰ - ۱۱۵۶ - ۱۱۶۸
۱۴۵۵ - ۱۶۶۲ - ۱۹۵۴ - ۲۳۴۵
۲۳۸۲ - ۲۵۲۸ - ۲۵۳۹ - ۲۶۹۷
۳۲۳۵ - ۳۶۷۴ - [illegible] - ۴۷۰۵
۵۰۶۴ - ۵۰۷۱ - ۵۰۷۴ - ۵۱۱۲
۵۴۳۶ - ۵۴۵۳ - ۵۵۰۲ - ۵۵۱۶
۶۰۲۵ - ۶۰۲۹ - ۶۰۳۶ - ۶۰۴۴
۶۰۵۵ - ۶۱۴۱ - ۶۲۷۰ - ۶۴۷۳
۶۹۶۲ - ۶۹۶۵ - ۶۹۷۰ - ۶۹۸۴
۶۹۹۵ - ۶۹۹۷ - ۶۹۹۹ - ۷۰۵۷
۷۲۰۰ - ۷۲۹۵ - ۷۴۰۷ - ۷۴۰۸
۷۴۳۰ - ۷۴۲۱ - ۷۴۲۷ - ۷۴۲۸
۷۴۲۹ - ۷۴۳۶ - ۷۴۳۷ - ۷۴۴۹
۷۴۵۳ - ۷۴۵۶ - ۷۴۶۰ - ۷۴۶۲
۷۴۶۴ - ۷۴۶۹ - ۷۴۷۲ - ۷۴۷۶
۷۴۸۲ - ۷۴۸۸ - ۷۹۱۲ - ۷۵۱۸
۷۹۲۵ - ۷۹۲۷ - ۷۹۲۸ - ۷۹۲۹
۷۹۳۳ - ۷۹۳۶ - ۷۹۴۲ - ۷۹۴۳
۷۹۵۷ - ۸۱۲۲ - ۸۲۰۰ - ۸۲۰۳
۸۲۲۰ - ۸۴۳۶ - ۸۴۳۷ - ۸۴۴۱
۸۴۴۶ - ۸۴۴۹ - ۸۴۵۴ - ۸۴۵۵
۸۴۵۶ - ۸۴۵۸ - ۸۴۶۰ - ۸۴۶۱
۸۴۶۳ - ۸۴۶۴ - ۸۴۶۵ - ۸۴۶۶
۸۴۶۷ - ۸۴۷۱ - ۸۴۷۶ - ۸۴۷۷
۸۴۸۰ - ۸۴۸۲ - [illegible] - ۸۴۸۹
۸۴۹۰ - ۸۵۲۸ - ۸۶۲۲ - ۸۶۲۳
۸۶۹۹ - ۸۷۱۵ - ۸۷۳۰ - ۸۷۳۵
۸۷۵۳ - ۸۷۵۴ - ۸۷۵۹ - ۸۷۶۴
۸۷۷۰ - ۸۸۴۹ - ۸۸۸۰ -
غریب فنڈ - ۶۱۷۵ - ۸۱۶۳ - ۸۴۶۸

مسجد چینیانوالی کی رزولیوشن کا اثر

انجمن اہلحدیث چک رجادی کا ایک جلسہ ۲۳-اپریل کو بصدارت مولوی محبوب عالم صاحب منعقد ہوا جس میں باتفاق رائے پاس ہوا کہ

"کانفرنس اہل حدیث نے مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب کو نمائندہ تجویز کرکے حجاز روانہ کیا ہے وہ درست ہے۔ اور یہ انجمن اسپر اتفاق کرتی ہے اور مولانا ثناء اللہ صاحب کو اپنا سچا نمائندہ سمجھتی ہے۔"

(عبدالقیوم از چک رجادی)

انجمن اہلحدیث باڑی نے ایک جلسہ میں پاس کیا ہے کہ

"ہم مولوی اسمٰعیل صاحب غزنوی کے زیر صدارت جو جلسہ مسجد چینیانوالی میں ہوا ہے۔ جسمیں انتخاب نمائندہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس مولانا ثناء اللہ صاحب کی نمائندگی کو مسترد کرتے ہوئے عام مسلمانوں میں فساد برپا کرنے کی ناجائز کوشش کیگئی سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اسکو فساد فی الدین اور الحاد بین المسلمین خیال کرتے ہیں۔ یہ وطیرہ مولوی اسمٰعیل صاحب کا نہ صرف عام لوگوں کے حق میں مضر ہے بلکہ خاندان غزنوی بھی اسکے بد اثر سے محفوظ نہیں رہ سکتا اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد کی توفیق عطا فرمائے اور فتنہ جدیدہ قادیانی سے بچائے۔"

(عبدالمجید پنجابی باڑی ریاست دھولپور)

مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار کے نائب پریذیڈنٹ محمد اسمٰعیل صاحب لکھتے ہیں۔

۹-شوال کے پرچہ اہلحدیث میں جو مضمون دربارہ مؤتمر اسلامی و مخالفت انتخاب اہلحدیث کانفرنس مولانا ثناء اللہ صاحب منجانب مولوی اسمٰعیل ولد مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی چھپا ہے اُسکو ہم جملہ جماعت اہلحدیث سخت نفرت سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ ترقی جماعت اہلحدیث کے بالکل خلاف ہے اور اسمیں تعصب کی بو آتی ہے بفضلہ تعالیٰ جو خدمات اسلامی خصوصاً جماعت اہلحدیث مولانا ثناء اللہ صاحب کر رہے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے۔ اللھم زد فزد۔

جھانسی کی اطلاع "ہماری جماعت اہلحدیث جھانسی رزولیوشن دربارہ مؤتمر اسلامی جو برخلاف آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس زیر صدارت مولوی اسمٰعیل بن مولوی عبدالواحد

انتخاب الاخبار

حجاز میں حکومت روس کا سفیر } دولت روس نے مسٹر کریم کو حجاز میں اپنا سفیر مقرر کیا ہے۔ سفیر موصوف نے جدہ سے سلطان کی خدمت میں روس کا ارسال کردہ شناخت نامہ بھیجدیا ہے۔

ترکوں سے یمنیوں کی محبت } قسطنطنیہ میں ترکی سپاہیوں کا ایک قافلہ یمن سے وارد ہوا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ یمنیوں کو ترکوں کے ساتھ بہت محبت ہے۔ جس وقت امام یحیٰی نے یہ سنا کہ یونانیوں کے مقابلہ میں ترکوں کو فتح حاصل ہوئی ہے انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور جوش مسرت سے آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔

مجاہدین ریف کا جہاد حریت } ٹائمز کا نامہ نگار مقیم عجدہ رقمطراز ہے کہ فرانسیسی اور ہسپانوی حکومت صلح مراقش کی صورت حالات کا مطالعہ کر رہی ہے جسکی بابت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ نازک ہے جب تک مستقل صلح کی ضمانت نہ مل جائے تب تک ہسپانیہ مزید کارروائی نہیں کرنا چاہتا۔

سمرنا کے علاقہ میں ترکوں کی مصنوعی جنگ

حکومت ترکی اسوقت جنگی تیاریوں میں منہمک ہے اور اس نے اپنی تمام فوجوں کو جمع کیا ہے جو نہایت جوش و خروش کا اظہار کر رہی ہیں۔ فوجی مصنوعی جنگ مصطفےٰ کمال پاشا کی زیر کمان سمرنا کے علاقہ میں ہوگی۔

امیر امان اللہ خان شاہ کابل } ایک نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ اعلیحضرت امیر امان اللہ خان عید کے دن جامع مسجد کابل میں انگریزی ٹوپی اور لباس پہنکر داخل ہوئے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ امیر صاحب نے ایسا کیا ہے۔ کابل میں اس واقعہ سے خیال کیا جاتا ہے کہ امیر صاحب آئندہ افغانستان میں جدید تہذیب پھیلانے کے خواہشمند ہیں۔

لکھنؤ کی مشاورتی کانفرنس ملتوی کی گئی۔

عام درخواست پر مشاورتی کانفرنس جو مسئلہ براَر کے متعلق ۲۔ مئی کو منعقد ہونے والی تھی ماہ اگست تک ملتوی کیگئی ہے تاکہ اس اہم مسئلہ کے غور و خوض کیلئے احباب کو موقعہ مل سکے۔

حیدرآباد میں گائے کی تصویر کی ممانعت } اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ حضور نظام نے گائے کے فوٹو کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ خبر محض ہندوؤں کا اعلیحضرت نظام کے خلاف پروپاگنڈا ہے۔ حقیقت یوں ہے کہ نظام کے علاقہ میں گائے کی ایسی تصویریں تقسیم کی جا رہی تھیں جنکے پاؤں میں قرآن شریف کی آیات اور رسول صلعم کی احادیث لکھی تھیں۔ نظام کی مسلم رعایا میں اس حقارت آمیز فوٹو سے بہت جوش پھیل گیا اور نقص امن کا سخت اندیشہ تھا لہٰذا حضور نظام نے مجبوراً اس سپیشل فوٹو کی ممانعت کا حکم صادر فرمایا اور تمام تصاویر کے جیسا کہ عام اخبار دن میں شائع ہوا ہے یہ حکم نہیں ہے۔

سردار اہلحدیث مولانا صاحب

۲۷۔ اپریل کو صبح ۹ بجے بخیریت تمام مع قافلہ کراچی پہنچ گئے۔ اور ۳ روز حاجی عبدالغنی صاحب کے یہاں قیام کر کے ۳۰۔ اپریل کی شام کو جہاز ارمنستان پر سوار ہو گئے۔ دہلوی۔ بنارسی۔ جبلپوری اور اعظم گڈھی احباب بھی اسی جہاز میں بمبئی سے سوار ہوئے ہیں۔ ناظرین کرام سلامتی سے پہنچنے کی دعا فرمائیں۔ مولانا صاحب مدظلہ کا گرامی نامہ بھی صادر ہوا ہے جو آئندہ درج ہوگا۔ انشاءاللہ۔

دہلی میں ایک خوانچہ فروش کی خباثت } بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں اعلان کیا گیا کہ کٹرہ بڑیاں کوچہ چیلاں میں ایک خوانچہ فروش آیا اور کھیر فروخت کرنے لگا ایک گھر کی تین عورتوں ایک لڑکی دو مردوں اور ایک ہشت سالہ بچہ نے اس سے کھیر خرید کر کھائی جسکے تھوڑی دیر بعد انکی حالت خراب ہوگئی۔ اور تمام مریض سول ہسپتال میں پہنچائے گئے۔ پانچ بجے کے قریب لڑکا مسمی زوّار حسین ولد اولاد علی فوت ہوگیا۔ باقی مریضوں کی حالت بھی خطرناک بتائی جاتی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ خوانچہ فروش ہندو تھا۔

(بقیہ متفرقات)

صاحب غزنوی ہوا۔ اُس کے سخت برخلاف ہے۔

(مرسلہ عبدالستار عرف صبرو۔ جھانسی)

مدرسہ اہلحدیث کھنڈیلہ | جمیع احباب کو خوشخبری دیجاتی ہے کہ مدرسہ اہلحدیث کھنڈیلہ جو بوجہ نزاع امامت دہلویہ ایک عرصہ سے بند ہوگیا تھا۔ اب وہ پھر باشاءاللہ بحسن انتظام جاری ہوگیا ہے۔ الحمدللہ اس علاقہ راجپوتانہ میں اس مدرسہ کا وجود ایک نعمت بے بہا ہے۔ جملہ علوم اسلامیہ بقدر ضرورت پڑھائے جاتے ہیں۔ حدیث و تفسیر ادب عربی کا خاص درس دیا جاتا ہے۔ فی الحال مدرسہ میں دو مدرس مولوی ابو محمد عبدالجبار صاحب دہلوی اور منشی حکیم عبدالغفار صاحب ہیں۔ جو طلبہ اس مدرسہ میں داخل ہونا چاہیں وہ شوق سے آئیں مگر پہلے جناب لقمان و حاجی محمد شفیع مہتمم صاحبان کو اطلاع دیدیں۔ تاکہ اُن کے طعام و قیام کا انتظام کیا جائے۔

(حکیم ابو محمد عبدالستار صاحب و حاجی شمس الدین صاحب تاجر گوشت کھنڈیلہ)

دعا | الہ آباد کے مظلوم و مفلس اہلحدیثوں کے مقدمہ کا سلسلہ برابر جاری ہے جناب حکیم احمد حسین صاحب نے ایک وکیل تا اختتام مقدمہ کیلئے عنایت فرمایا۔ جزاک اللہ۔ مخالفین کی طرف سے سات وکیل کام کر رہے ہیں۔ ناظرین اہلحدیث دعا فرمائیں کہ اللہ بزرگ و برتر ہم لوگوں کو کامیاب کرے۔ آمین۔

(ڈاکٹر احمد حسین خان متولی مسجد اہلحدیث الہ آباد)

قبول اسلام | مسمی گندا ولد ہاڑی قوم جوال ساکن نوشہرہ ککے زیاں مع اپنی زوجہ مسماۃ مندان بنت بیراند تا کے مولوی ابراہیم ناظم جماعت اہلحدیث بمبانوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ اسلامی نام محمد دین اور رسول بی بی رکھا گیا۔ خدا استقامت بخشے۔

وفد خدام الحرمین } عدن سے ڈاک کے جہاز پر سوار ہوکر جمعہ (۷ مئی) کو بمبئی پہنچ جائیگا۔

حکومت کوئٹہ } نے ہولی کے موقعہ پر گندے گیتوں اور دیگر ناجائز کارروائیوں کے خلاف ایک قانون پاس

ahmadimuslim.de

سلاجیت خالص آفتابی

۳۴/۵۱

دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے کھانسی
تمام ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی وبادی
اور دمہ کو ازحد مفید ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط
ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے
ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع
مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی اور
اور سرعت و احتلام و جریان کو دور کرتی ہے۔ جماع کے
کی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے
مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کرکے بہا دیتی ہے ہر عمر اور
میں استعمال کیجاتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ نصف پاؤ
(نصف سیر ...، ایک سیر پختہ ...، مع محصول ڈاک
ممالک غیر سے محصول علاوہ۔
سلاجیت: فی اونس دو روپے بارہ آنے

زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ خط بنا روانہ
ممنون فرمائیے آپ کی سلاجیت تمام ہندوستان کے
دوا خانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانوں
کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے۔ پتھری اور درد گردہ میں اکسیر
ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے (۶؍۲۴)
(محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور)

تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج دن تک
میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر وقت
تھی اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گولے بھی آرام
کی سلاجیت بہت فائدہ کرنے والی چیز ہے اب ایک چھٹانک
روانہ کردیں بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے۔ بہت دوائی پر روپیہ
کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا۔
خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے
(۲۰؍۵؍۲۵)
(... شان خان ہورڈ رائیونیشن لین ضلع سبلپور)

(منگانے کا پتہ)

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی
محلہ قلعہ امرتسر

اثبات التوحید

۲/۴

مصنفہ جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی امین آبادی

بجواب

کتاب انوار آفتاب صداقت

(مصنفہ قاضی فضل احمد صاحب لودھیانوی)

قاضی فضل احمد لودھیانوی نے کتاب انوار آفتاب صداقت میں اسلام کی حقیقی علمبردار فرقہ اہلحدیث اور جماعت حنفیہ دیوبندیہ کے عقائد شمار کرکے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ مولانا اسمٰعیل شہید اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی پر کفر کا فتوےٰ صادر کیا ہے۔ اثبات التوحید میں قریباً تینتیس مختلف مسائل پر بحث کرکے قرآن و حدیث کے دلائل کی رو سے ان اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور آخر میں اسلام کے صحیح عقائد درج کردئے ہیں علماء عصر اور اکابر اسلام کی متفقہ رائے ہے کہ اثبات التوحید ایمان اور عقائد اسلامی میں بہترین کتاب شائع ہوئی ہے۔ قیمت عہ/

خزینۃ المیراث اُردو مصنفہ مولوی فتح الدین صاحب خوشابی - یہ ۱۸۰ صفحات کی کتاب تقسیم میراث کے مسائل پر جس عام فہم طرز میں تالیف کیگئی ہے اور مسئلہ کی ہر صورت کو بصورت جدول جسطرح حل کیا گیا ہے کسی دوسری کتب میں اسکی نظیر نہیں ملتی مفتیان دین قانون پیشہ اصحاب اور وکلاء کیلئے یکساں مفید ہے ہمارا دعوےٰ ہے اور علماء اور وکلاء کی تصدیقات موجود ہیں کہ وراثت کے متعلق ایسی مفصل اور سہل کتاب دیکھنے میں نہیں آئی۔ قیمت ۱۲/۸

تفسیر سورہ والتین بزبان اردو۔ از تصنیف مولانا ابوالکلام آزاد- اس تفسیر کی خوبی مصنف جلیل کے نام نامی ہی سے ظاہر ہوسکتی ہے۔ سب سے زیادہ قابل تعریف یہ چیز ہے کہ یہ تفسیر حدیث نبوی اور آثار صحابہ کے مطابق ہے قیمت ۸/

ترجمہ اردو کتاب الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید (نام ہی سے ظاہر ہے) **مصنفہ امام شوکانی رح** کہ اسلام کے اولین اصول یعنی مسئلہ توحید کے بیان میں بے مثل کتاب ہے ۴/

تصانیف امام ابن تیمیہ بزبان اردو معہ متن عربی

العقیدۃ الواسطیہ عقائد اہلسنت والجماعۃ ۶/

الوصیۃ الصغریٰ لفظ تقوےٰ کی تفسیر ۴/ **درجات یقین** (تصوف) ۲/

(ملنے کا پتہ)

محمد شریف عبد الغنی تاجران کتب
بازار کشمیری - لاہور

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل

۱۴/۲۵

کی قیمت بجائے پانچ روپے کے چار روپے رمضان و شوال کے واسطے

صرف شوال کے ختم تک مقرر کیگئی ہے بعد میں یہ رعایت نہیں ہوگی پوری قیمت لیجائیگی

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں ایسی مفید اور مختصر اور صحیح مضامین کی حمائل مترجم آج تک نہیں چھپی۔ اسمیں تمام مضامین احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ اور آثار سلفیہ کے مطابق لکھے ہیں۔ اور کوئی مضمون خلاف عقیدہ ائمہ اربعہ و سلف صالحین و اجماع امت کے نہیں لکھا ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ادنےٰ لیاقت والا آدمی بھی اس حمائل شریف کے مضامین سے بخوبی واقف اور ماہر ہوسکتا ہے۔ اس حمائل شریف کی خوبیاں اور اوصاف اگر شمار کئے جائیں تو بیشمار ہیں ناظرین خود دیکھکر معلوم کرلینگے۔ باوجود بیشمار خوبیوں کے قیمت بے جلد صرف پانچروپے (عہ) محصول ڈاک ۱۰/ ذمہ خریدار

اور جلد کے کئی درجے ہیں سوا روپیہ (عہ) ڈیڑھ روپیہ (عہ)، دو روپے (عا)، تین روپے (سے)، جس قیمت کی جلد طلب کی جائیگی وہی بھیجی جائیگی۔

اعلان { آٹھ جلد کے خریدار کو ایک حمائل شریف بلا جلد مفت دیجائیگی۔

المشتہر

عبد الغفور الغزنوی مالک مطبع انوار الاسلام
امرتسر (پنجاب)

ازواج النبی - حضور کی بیویوں کے حالات مبارک قیمت ۱۲/ ... (الیضاً کلاں عمر ...)

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

دوا خوش کیف

۱۳/ا۵

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپکی اہلیہ بانجھپن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہو کر سلسلہ تولید ختم ہوگیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قیمت کا فیصلہ کر پھینکیگا جسکے ۱۲ یوم دو درجہ کے استعمال سے اگر ۲ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں ہوں تو کل قیمت مع عہ ہرجہ واپس منگالو۔ بطور حفظ ما تقدم حالت حمل میں بچہ کی استقاط سے حفاظت کرتے ہوئے دردزہ کی تکلیف نہیں ہوتی۔ نیز سیلان الرحم یا جریان زنان اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے (نوٹ) ۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کیلئے یہ دوا طلب نہ کیجائے۔ قیمت ہے محصول ۱۲

اکسیر ذیابیطس۔ جلد جلد پیشاب کا آنا۔ خشکی و پیاس کا زیادہ ہونا۔ شکر یا چربی کا خارج ہونا۔ گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا یہ کل شکایتیں دور ہو کر گردوں کی اصلاح ہوجاتی ہے قیمت عہ محصول ۶/

(منگانے کا پتہ)

ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا

سراج الاطبا ڈاکٹر دلبر حسن خان صاحب بھٹی کی لاجواب تصنیف

لُبّ المجربات

۳۱/ا۵

یہ مجربات کی بےنظیر کتاب ہے جو اطبا کے اسرار پر حال ہی میں شائع کرائی گئی ہے اس میں عورت مرد بچے بوڑھے اور نوجوانوں کے سر سے پاؤں تک جملہ امراض کا مکمل اور باقاعدہ علاج لکھا گیا ہے عبارت عام فہم اور سلیس ہے تشخیص مرض اور علامات فارقہ کو اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ ہر ایک شخص بلا خوف و خطر معتبر کا علاج کر سکتا ہے۔ مولوی صاحبان ڈاکٹر حکیم کمپونڈر عطار اور بیماروں کیلئے یہ کتاب بیحد مفید ہے اسکے بعد کسی اور طبی کتاب کی ضرورت نہ رہیگی۔ ہر پوشیدہ اور غیر پوشیدہ امراض کا علاج خود ہی عمدہ سے عمدہ کر سکوگے۔ اس کتاب کا ہر عیالدار گھر میں رہنا ضروری ہے۔ شیر پنجاب حضرت مولانا ثناء اللہ نے اسپر زبردست ریویو فرمایا ہے پسند نہ آنے پر واپسی کی شرط ہے قیمت عہ مجلد ۶/ محصول علاوہ۔ پتہ

شفاخانہ شاہی مطب پٹیالہ
(پنجاب)

مومیائی

عہ

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابو القاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں تازہ تازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل دق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو ازحد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے قیمت فی چھٹانک عہ آدھپاؤ ہے پاؤ بھر ہے۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ (پتہ)

منیجر دی میڈلین ایجنسی امرتسر

گھڑیاں

۱/۴

اصلی قیمت پر چودہ روپیہ

نصف قیمت ساڑھے سات روپیہ

دو ماہ تک نصف قیمت

۲۲ گریٹ گولڈن پلیٹ کلائی پر باندھنے کی گھڑی نہر پی ائل خوش وضع پائدار سچا وقت دینے والی گرمی سردی سے محفوظ۔ تین گھڑیاں منگانے پر ایک فونٹین قلم اور چھ گھڑیاں منگانے پر ایک گھڑی مفت روانہ ہوگی۔ زیادہ آرڈر کے ہمراہ کچھ پیشگی بھی آنا چاہئے۔

ملنے کا پتہ:- **کریم اینڈ کو۔ بکلوہ۔ پنجاب۔**

جریان و احتلام کا شرطیہ علاج

شافی

۱/۴

جس کی پہلی ہی خوراک اپنا برق اثر دکھلاتی ہے

اف

تین دن کے استعمال سے جریان احتلام کے علاوہ سستی نامردی سرعت وغیرہ بھی ہمیشہ کیلئے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ بارہ آنے (علاوہ محصول)

(ملنے کا پتہ)

منیجر فردوس گنج۔ بیڈن روڈ لاہور

جگتجیت برڈووائننگ کالج

کپورتھلہ

۱/۴

یہ کالج ۱۹۱۸ء سے جاری ہے۔ ریاست کا رکگنائزڈ ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلےٰ نے یہاں کی تعلیم۔ ضبط۔ نظم و نسق اور اسٹاف کی تعریف فرما کر طلبا سے کالج کو بھی ملازمت کیلئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے۔ اور دو جلیل القدر ہستیوں یعنی ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر کپورتھلہ دام اقبالہ۔ و ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہندوبرہما نے کالج کی نمایاں کامیابی سے مسرور ہو کر اپنے اسماء گرامی سے اسکو افتخار بخشا ہے۔

کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلبا کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکیٹ سے ہو سکتا ہے۔ جو پراسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

پرنسپل

مفت

۱/۴

ہم ۱۹۱۳ء سے ہر ایک صاحب کی خدمت میں بلاقید مذہب و ملت اپنے مشہور دواخانہ اور لاثانی مجربات کا خزینہ یعنی خوبصورت

گلدستہ بہار عیش

ٹکٹ ڈاک بھی گرہ سے چسپاں کرکے بالکل مفت تقسیم کر رہے ہیں جو صاحب ابتک اسکی زیارت سے محروم ہیں صرف ایک کارڈ لکھکر مفت طلب کر سکتے ہیں۔ منیجر شفاخانہ شتاق سنیاسی بٹالہ ضلع گورداسپور

نسیاً منسیاً

یعنی

دردسر کی بیخطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی دردسر غائب

قیمت فی بکس ۲۴ خوراک ایک روپیہ چار بکس تین روپے فی ٹکیہ ار محصول ڈاک وغیرہ ایک بکس سے چار بکس تک ۶/

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی
محلہ قلعہ امرتسر

عازمانِ بیت اللہ شریف کو
خوشخبری

اسلامی شوستری کمپنی کے جہازات جوکہ حاجیوں کو جدہ
لے جانے اور بعد اختتام حج واپس لانے کے واسطے
…ت تیز رفتار ہیں
…ی پرشین گلف اسٹیم نویگیشن کمپنی لمٹیڈ بمبئی
مذکورہ بالا کمپنی کے جہازات موسم میں حاجیوں کو
…ت اللہ شریف لیجانے اور بعد فریضۂ حج واپس لانے
…مشغول رہتے ہیں جس میں فرسٹ و سکنڈ کلاس کے
…ے اعلےٰ پیمانہ پر بجلی کی روشنی اور بجلی کے پنکھوں سے
…ستہ کئے گئے ہیں۔ نیز تیسرے درجہ کے حاجیوں کے
…سطے جملہ اسباب آسائش مہیا ہیں۔ ہماری کمپنی کے
…جہازوں میں وائرلیس ٹیلیگرام موجود ہے۔
مذکورہ بالا کمپنی کا ایک جہاز "ایس ایس سلطانیہ"
…ں سے ۲۹۔ اپریل کو اور کراچی سے ۲ مئی کو روانہ ہوگا
…انی" بمبئی سے ۲۰ مئی اور کراچی سے ۲۴ مئی کو
…انہ ہوگا۔

کرایہ یکطرفہ جانے کا حسب ذیل ہے

…جہ اول	یکطرفہ	بلا خوراک	۳۷۵ روپے
…جہ دوم	”	”	۳۰۰ ”
…جہ سوم	”	”	۱۲۵ ”

ضروری عرض
…رف ان حاجیوں کو ایک طرفہ ٹکٹ مل سکتا ہے
…ن کے پاسپورٹ پر پولیس کمشنر بمبئی اس امر کی
…صدیق کردے کہ جدہ سے واپس آنے کا کرایہ مستر
…پنے ان کا جمع ہے۔
نیز ہم نے حاجیوں کی آسائش کے واسطے
…جی صابو صدیق کے مسافرخانے کے سامنے
…ی آفس کھولا ہے۔

المشتہر
…اجی سلطان علی شوستری و ایجنٹ ۱۸
…سپارٹ روڈ فورڈ بمبئی و میکلاڈ روڈ
…اچی۔ تار کا پتہ۔ شوستری بمبئی یا کراچی۔

پانچسو روپیہ کا نقد انعام
طلائی نو ایجاد رجسٹرڈ
ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کرے اسکو پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے ایجاد کیا ہے جو شل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک روز میں معلوم ہوجاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا اور کسی وجہ سے کمزور ہوگئے ہیں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں اس طلا نے بہت مریضوں کو فائدہ بخشا ہے جنکی نوبت ناامیدی تک پہنچ گئی تھی اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں ایکدم ناقص رطوبت خارج کردیتا ہے پھر کسی طلا کی ضرورت نہیں رہتی۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر موصوف کی ایجاد حب مقوی باہی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بڑھکر کوئی طلا اس مرض کے واسطے مفید ثابت نہیں ہوا۔

قیمت مع محصول ۵ روپے　　　(پتہ)
ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ شہر

مقوی و مجلی دافع حرارت و تبخیر
سُرمہ نور العین رجسٹرڈ

مصدقہ و مجربہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔ قیمت فی تولہ ۶ ؍

حکیم محمد داؤد منیجر دواخانہ نور العین
ریاست مالیر کوٹلہ

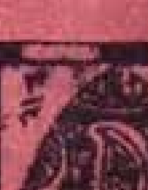

خاص تحفہ …

… [illegible]

مشہور علمی تصانیف

احسن البیان فی تنقید الفرق و الادیان
اس کتاب کی عمدگی اور خوبیوں کا اندازہ بیان سے باہر ہے مگر ہم اسکی سرخیاں نقل کرتے ہیں جس سے اندازہ ہوسکیگا کہ مصنف نے کتاب ہذا کی تصنیف میں کسقدر محنت اور عرقریزی سے کام لیکر تمام مذاہب عالم کی حقیقت آشکارا کردی ہے۔
(۱) دیباچہ (۲) عرض حال (۳) موجودہ مسلمانوں کی حالت (۴) مسلمانوں میں فرقہ بندی کا وجود (۵) روافضہ (۶) خوارجہ (۷) معتزلہ (۸) نیچریہ (۹) مرزائیہ (۱۰) چکڑالویہ (۱۱) مقلدین (۱۲) اہلحدیث (۱۳) اسلام کے صحیح ترین مسلک و مذہب کا پتہ (۱۴) تکملہ فی ذکر الادیان (۱۵) یہود (۱۶) نصاریٰ (۱۷) مجوس (۱۸) ہنود (۱۹) سناتن دھرمی (۲۰) آریہ (۲۱) برہمو سماج (۲۲) دیو سماج (۲۳) بدھ (۲۴) سکھ (۲۵) دہریہ (۲۶) تمام اہل مذاہب کو اسلام کی دعوت (۲۷) اسلام کی بعض خوبیاں (۲۸) تقریظات بڑے بڑے اخبار نویس اسپر عمدہ ریویو لکھ چکے ہیں۔ اس زمانہ میں اسکا مطالعہ ہر اہل تحقیق کیلئے ضروری ہے ایک بڑے عالم اسکا نام سیر المذاہب رکھ چکے ہیں قیمت ۱۲ ؍

تاریخ الخلفاء اُردو ۔ یہ امام جلال الدین سیوطی کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے جسمیں نو برس کے اسلامی حالات ہیں۔ خلفائے اربعہ اور بنی امیہ اور خاندان عباسیہ کی شاندار تاریخ ہے کتابت و طباعت قابل داد۔ صفحات ۵۱۶ قیمت ۲ ؍

محاسن اسلام ۔ اس کتاب میں تمام مذاہب پر تبصرہ کرتے ہوئے اسلام کی فوقیت ثابت کی ہے۔ قیمت ۸ ؍

صالحات ۔ اس میں حضرت عائشہؓ حلیمہ سعدیہؓ حضرت خدیجہؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے مفصل اور صحیح حالات احادیث سے جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ۸ ؍

تاریخ اسلام ۔ بانیان اسلام کی صحیح تاریخ قیمت ۱۰ ؍
آئینہ اسلام نما ۔ تمام علوم اسلامیہ کا بہترین مخزن۔ بڑی ضخیم کتاب صفحات ۴۲۵ قیمت ۲ ؍

گفتگوئے عربی ۔ عربی بولچال پر مفید کتاب ہے قیمت ۸ ؍
لغات القرآن ۔ قرآن کے ایک ایک لفظ کی عام فہم تشریح قیمت ۲ ؍
جمال القرآن ۔ اس کتاب کی مدد سے ہر مسلمان قاری بن سکتا ہے قیمت ۳ ؍

(ملنے کا پتہ)
منیجر کتبخانہ نیم کا ڈاکخانہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ

اکسیر احمر

(ایجاد کردہ عالیجناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب عظیم آبادی)

یہ عجیب و غریب خوشبودار اور پُر تاثیر روغن ہے جسکے اعجاز نما اور حیرت انگیز اثر کو دیکھکر قدرت خدا نظر آتی ہے یہ روغن بہتیرے امراض مثلاً درد ہر قسم زکام نزلہ کھانسی لرزہ طحال ورم جگر ذات الجنب وبا اطفال ورم ہر قسم طاعونی گلٹی خناق لقوہ تشنج رعشہ قولنج نیش عقرب و گنگی آتشک ورم انثیین جوں کا خارش وغیرہ وغیرہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے بفضلہ تعالیٰ۔ تفصیل معتبر و قابلدید سنعات و شہادات اشتہار کلاں سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ جو طلب کرنے پر مل سکتا ہے قیمت فی شیشی چھ اونس ۱عہ آٹھ اونس عہ بارہ اونس ۱؎ یعنی آدھ سیر ۔۔۔ ڈھائی سیر ۱۲؎ پانچ سیر ۔۔۔ علاوہ محصولڈاک۔

نوٹ :- پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ اکسیر احمر ملیگا۔

منیجر جمالی دواخانہ محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مراد پور ضلع پٹنہ

تحفۂ اہلحدیث

مفت

ہم اپنی دو خاص کتابیں تحفۂ اہلحدیث اور سوانحعمری مولانا حافظ عبد المنان صاحب مرحوم محدث وزیرآبادی ان احباب کو مفت دینگے جو اس مہینہ کے اندر اندر "مسلمان" کی خریداری قبول فرمائیگے "مسلمان" آپ کا خالص مذہبی پرچہ ہے جو تین سال سے برابر قومی خدمات بجا لا رہا ہے۔ سالانہ چندہ دو روپے چار آنہ (للعہ) اور خرچ ڈاک ۔۔۔ سمیت کل ۔۔۔ بذریعہ منی آرڈر بھیجیئے یا وی۔ پی طلب فرمائیے۔

دوسری بڑی رعایت

یہ ہے کہ مندرجہ ذیل کتب چوتھائی رعایت پر دیجائینگی موقعہ کو غنیمت جانیئے۔ سیرۃ النبی ۔۔۔ حقیقت الاسلام ۔۔۔ خطبات حبیبی ۔۔۔ بدعۃ و التحقیق الوسیلہ ابن تیمیہ ۔۔۔ خلق قرآن ۔۔۔ فلسفہ معجزہ ۔۔۔ قصص الانبیاء ۔۔۔ مجموعہ احادیث قدسیہ ۔۔۔ معلومات تجارت ۔۔۔ امہات المومنین ۔۔۔ تاریخ اسلام جدید ۔۔۔ حیاۃ النبی ۔۔۔ علم غیب ۔۔۔ عشرہ ۔۔۔ جنتری کشتہ ۔۔۔ انتخاب کلام اکبر الہ آبادی ۔۔۔ (وغیرہ)

منیجر مسلمان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ محمد حسین صاحب سب جج درجہ چہارم راولپنڈی

علی شیر خان ولد محمد شیر خان ذات دیونہ ٹھیکہ دار یوسا ڈبی تحصیل مری

بنام جمعہ خان ولد حبیب خان قوم پٹھان نمبردار ناگی زیارت کاکا شاہ تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور۔ سیدا خان ولد احمد علی خان ذات دیونہ ٹھیکہ دار یوسا ڈبی تحصیل کوہ مری۔

دعوےٰ ۔/۔/۲۰۰ نقد

ہرگاہ مدعا علیہم مقدمہ متذکرہ حاضری عدالت سے گریز کر رہے ہیں اور تعمیل سمن اپنے اوپر نہیں ہونے دیتے۔ اب تاریخ پیشی مقدمہ ۲۰ جون ۲۶ء مقرر کیگئی ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکورہ بالا تاریخ مذکورہ پر برائے جوابدہی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت نہ ہونگے تو اُن کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔

آج بتاریخ ۲۱۔اپریل ۱۹۲۶ء بثبت مہر عدالت دستخط ہمارے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت سب جج صاحب بہادر درجہ چہارم دسوہہ ضلع ہوشیارپور

وصیت رام ولد رام چند ذات برہمن سکنہ ۔۔۔ تحصیل دسوہہ

بنام میران بخش ولد فقیر ذات گوجر سکنہ ۔۔۔ تحصیل دسوہہ حال وارد چک ۔۔۔ ڈاکخانہ ۔۔۔ تحصیل چیچہ وطنی ضلع منٹگمری احاطہ کریم بخش گوجر۔

دعوےٰ مبلغ ۔/۔/۷۵

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے اور اس پر معمولی طریق سے تعمیل سمن ہونا ناممکن ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ بتاریخ ۱۵ جون ۲۶ء کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر پیروی و جوابدہی مقدمہ نہ کریگا تو اُسکے برخلاف کارروائی ضابطہ کیجاویگی۔

آج بتاریخ ۱۷۔اپریل ۱۹۲۶ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

چھپ گئی

ارواح برقی

یا بایوکیمک علاج مکمل۔ نئے و پرانے تجربوں کا لب لباب ایلوپیتھک اور بایوکیمک علاج کا مقابلہ۔ علاج الامراض مکمل۔ جسمیں بارہ ادویات ہی سے سر سے پیر تک کی کل مشہور امراض کی تشریح اور علاج۔ طبیب اور مریض کیلئے ضروری ہدایات۔ پرہیز بتا دیا گیا۔ اور خواص الادویہ وغیرہ وغیرہ وضاحت سے درج ہیں غضب کی بات تو یہ ہے کہ ۴۰۰ صفحات کی کتاب سائز نہایت موزوں ہے جو کہ آسانی سے پاکٹ میں آسکتی ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس کتاب کے ہوتے ہوئے کسی دوسری کتاب کے دیکھنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت صرف مبلغ ۔۔۔ ڈاک خرچ ۔۔۔

مگر چونکہ کتاب زیر طبع ہے اسلئے جو حضرات ۔۔۔ مئی سے ۳۱ مئی تک نصف قیمت ۔۔۔ پیشگی بذریعہ منی آرڈر کے بھیجکر اپنا نام و پورا پتہ درج رجسٹر کرا لینگے اُن کو پہلی سے پانچویں جون تک "ارواح برقی" بذریعہ رجسٹرڈ پیکٹ مع محصولڈاک ارسال خدمت کیجائیگی۔ جن حضرات کا روپیہ میعاد ۳۱۔مئی کا چلا ہوا منی آرڈر آئیگا درج رجسٹر کر لیا جائیگا۔ ورنہ بعد اسکے پھر اصلی قیمت ۔۔۔ لیجائیگی۔ جلدی کیجئے ورنہ افسوس کرنا پڑیگا۔

(ملنے کا پتہ)

ڈاکٹر ایس۔ ایم اعظم ایچ۔ پی انسٹیٹیوٹ غیاث پور۔ ڈاکخانہ منیر ضلع پٹنہ

تفسیر ثنائی

جلد اوّل (جسمیں سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر ہے) از سر نو چھپکر تیار ہے۔ قیمت ۔۔۔ جلد ہفتم (جسمیں سورہ صٰفّٰت سے سورہ نجم تک کی تفسیر ہے) قیمت ۔۔۔ شائقین جلد طلب فرمائیں۔